اللہ رے یہ وُسعتِ آثارِ مدینہ
عالَم میں ہیں پھیلے ہوئے انوارِ مدینہ
جامعہ مدنیہ جدید کا ترجمان
علمی دینی اور اصلاحی مجلہ
انوارِ مدینہ
لاہور
بیاد
عالمِ ربانی محدثِ کبیر حضرۃ مولانا سید حامد میاں
بانی جامعہ مدنیہ جدید
مارچ ۲۰۱۷ء

ماہنامہ

انوارِ مدینہ

شمارہ : ۳	جمادی الثانی ۱۴۳۸ھ / مارچ ۲۰۱۷ء	جلد : ۲۵

سیّد مسعود میاں	سیّد محمود میاں
نائب مُدیر	مُدیر اعلیٰ

ترسیلِ زر و رابطہ کے لیے	بدلِ اشتراک
''جامعہ مدنیہ جدید'' محمد آباد 19 کلومیٹر رائیونڈ روڈ لاہور	پاکستان فی پرچہ 25 روپے......سالانہ 300 روپے
اکاؤنٹ نمبر انوارِ مدینہ 2-7914-100-020-0954	سعودی عرب، متحدہ عرب امارات.....سالانہ 50 ریال
مسلم کمرشل بنک کریم پارک برانچ راوی روڈ لاہور (آن لائن)	بھارت، بنگلہ دیش .... سالانہ 13 امریکی ڈالر
رابطہ نمبر: 042-37726702,03334249302	برطانیہ، افریقہ .... سالانہ 13 ڈالر
جامعہ مدنیہ جدید (فیکس) : 042 - 35330311	امریکہ .... سالانہ 16 ڈالر
خانقاہِ حامدیہ : 042 - 35330310	جامعہ مدنیہ جدید کی ویب سائٹ اور ای میل ایڈریس
فون/فیکس : 042 - 37703662	www.jamiamadniajadeed.org
موبائل : 0333 - 4249301	E-mail: jmj786_56@hotmail.com

مولانا سیّد رشید میاں صاحب طابع وناشر نے شرکت پرنٹنگ پریس لاہور سے چھپواکر
دفتر ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' نزد جامعہ مدنیہ کریم پارک راوی روڈ لاہور سے شائع کیا

اس شمارے میں

حرفِ آغاز		۴
درسِ حدیث	حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحبؒ	۱۹
حیاتِ مسلم	حضرت اقدس مولانا سیّد محمد میاں صاحبؒ	۲۲
معراجِ جسمانی ..... ایک نا قابلِ انکار حقیقت	حضرت اقدس مولانا سیّد حسین احمد مدنیؒ	۲۹
صد سالہ عالمی اجتماع بسلسلہ تاسیس جمعیة		۴۰
تبلیغِ دین	حجة الاسلام حضرت اِمام غزالیؒ	۴۱
فضائلِ وضو اور اُس کی برکات	حضرت مولانا محمد منظور صاحب نعمانیؒ	۴۵
قادیانی فتنہ سے متعلق تازہ صورتِ حال	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہم	۵۷
گلدستۂ احادیث	حضرت مولانا نعیم الدین صاحب	۶۰
حافظ میاں محمدؒ .... بے نام مرید بامراد		۶۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ آغاز

سیّد محمود میاں

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ !

گزشتہ چند صدیوں سے عالمِ اسلام اور عالمِ کفر کے مابین اب تک کی معرکہ آرائی نتائج کے اعتبار سے مسلمانوں کے زوال اور کفار کے عروج کو ظاہر کر رہی ہے اس کی اصل وجہ مسلمانوں کا باہمی اختلاف اور کفار کی منافقانہ پالیسیاں ہیں ان کی ان پالیسیوں میں کامیابی کی اصل وجہ مسلمانوں کی صفوں میں منافقین کا اثر ورسوخ ہے جواُن کے آلہ کار کے طور پر اسلام کی بنیادوں کو دیمک کی طرح چاٹ رہے ہیں۔

عالمِ اسلام کا سیاسی و عسکری ڈھانچہ ہو یا تجارتی و اقتصادی نظام، داخلی و خارجی اُمور ہوں یا سفارتی معاملات بربادی اور تنزلی کی طرف ہی بڑھتے جارہے ہیں۔عراق، افغانستان، کشمیر، شام، فلسطین، لیبیا، مصر، یمن، وسطی وشمالی افریقہ، بنگلہ دیش، برما کی تباہی اور حالات کسی سے ڈھکے چھپے نہیں ہیں اب سعودی عرب، پاکستان اور ترکی عالمِ کفر کا آخری نشانہ ہیں۔

چند صدیوں سے جاری یہ منافقانہ بے نامی جنگ عالمِ کفر کوراس آگئی ہے وہ نہیں چاہتے کہ اسلام وکفر کے نام پر کھلی جنگ کا بگل بجے کیونکہ اس کے نتیجہ میں مسلمانوں میں اتفاق و بیداری پیدا ہو جائے گی یہ یک جان ہو جائیں گے جہاد کا ماحول ان کے خون کو گرما کر میکدۂ شہادت کو آباد کر دے گا اور جامِ شہادت پر مر مٹنے والے رندوں کی موج ہو جائے گی اور کفر کے پاؤں اُکھڑ جائیں گے، بایں وجہ عالمِ کفر بے نقاب ہو کر عالمِ اسلام سے ٹکرانے کے بجائے یہ طے کر چکا ہے کہ ہر قیمت پر اعلانیہ

معرکہ آرائی کے بجائے منافقانہ پالیسیوں کے ذریعہ معاملات کو جتنا بھی طول دیا جا سکتا ہو دیا جائے، مسلمانوں کی بیداری کے خطرے نے ان کو سہار رکھا ہے عالمی سطح پر حالیہ ایام میں اُن کے عالمی لیڈروں کے میٹھے بول اندر کے چھپے خوف کو پوری طرح عیاں کر رہے ہیں۔

اس پر اپنی طرف سے مزید کچھ لکھنے کے بجائے ہم چاہیں گے کہ مؤرخہ ۲۰ر فروری کے روزنامہ نوائے وقت کے کالم نگار جناب اسداللہ صاحب غالب کی ایک جاندار تحریر جو

" دہشت گردی، چانسلر مرکل کے خیالات اور ہمارا روّیہ "

کے عنوان سے شائع ہوئی ہے قارئین کی خدمت میں پیش کریں جس میں عالمِ اسلام اور بالخصوص پاکستان کی مقتدر قوتوں کو بے باکانہ اور جرأت مندانہ آئینہ نمائی کرتے ہوئے ان کی غیرتِ ایمانی کو زندہ کرنے کی کوشش کی ہے۔

" جرمن چانسلر مرکل نے بڑے شرح صدر کے ساتھ کہا ہے کہ

" اسلام اور مسلمانوں کا کوئی تعلق دہشت گردی سے نہیں "

جرمن لیڈر نے جو کچھ کہا ہے وہ اُس بیانیے سے قطعی مختلف ہے جو مغربی دارالحکومتوں سے سننے میں آ رہا ہے، نائن الیون کے حوادث کے فوری بعد صدر بش نے کہا تھا کہ

" ایک نئی صلیبی جنگ کا آغاز ہو گیا ہے "

موجودہ پوپ کسی وقت مسلمانوں کو دہشت گردی کے لیے مطعون کرتے ہیں مگر ایک حالیہ بیان میں انہوں نے دہشت گردی کو مذہب سے جوڑنے کی مخالفت کی ہے، کینیڈا میں تو نقشہ ہی مختلف ہے، صدر ٹروڈو مسجدوں میں جاتا ہے اور مذہبی ہم آہنگی کی علامت بنا نظر آتا ہے۔

جرمن چانسلر بھی مختلف اوقات میں مختلف باتیں کرتی رہی ہیں، نئے سال کے پیغام میں انہوں نے کہا تھا کہ

" اسلامی دہشت گردی کے خلاف متحدہ کوششیں ہونی چاہئیں "

مگر گزشتہ روز انہوں نے اپنے سابقہ بیان سے رجوع کرتے ہوئے دوسری بات کر دی ہے جو خاصی حوصلہ افزا ہے اور تعصّبات کے اندھیروں میں روشنی کی ایک کرن کی طرح ہے۔

اسلامی دنیا بھی دہشت گردی کے اِشو پر منتشر خیالات کی مالک ہے، زیادہ تر کا کہنا یہی ہے کہ کوئی القاعدہ ہے، یا داعش ہے، طالبان ہیں، جماعت الاحرار ہے، لشکر طیبہ ہے، جیش محمد ہے اور اسی قبیل کی کئی تنظیمیں یا کسی ایک تنظیم کی مختلف شاخیں ہیں جنہوں نے اودھم مچا رکھا ہے۔

لاہور کی حالیہ دہشت گردی کے بعد خوابِ خرگوش میں مست قوم یکا یک جاگی، اسے احساس ہوا کہ یہ تو افغان ہیں جن پر ہم نے احسانات کیے مگر وہ ہماری جان کے دشمن بن گئے، ہم نے نہ صرف پاکستان کے اندر افغانوں کی پکڑ دھکڑ شروع کر دی بلکہ فوجی حملے کر کے سرحد پار بھی افغانوں کے ٹھکانوں کو نشانہ بنایا، یہ سب لوگ یہیں پر موجود تھے یا افغانستان میں تھے مگر ہم نے ان کے خلاف اس وقت تک کوئی کارروائی نہ کی جب تک انہوں نے لاہور میں پولیس والوں کو نشانہ نہیں بنایا، یہ ایک سربستہ راز ہے کہ راتوں رات یہ لوگ دہشت گرد کیسے کہلانے کے حقدار ٹھہرے اور انہیں زنجیریں کیوں پہنا دی گئیں یا پولیس مقابلوں میں انہیں کیوں بھون دیا گیا !!! ہمارا روّیہ صدر ٹرمپ سے مختلف نہیں جس نے سات اسلامی ملکوں کے لوگوں کا داخلہ بند کر دیا مگر امریکہ میں عدلیہ زندہ ہے، ٹرمپ کے احکامات معطل کر دیے گئے اور مسلمانوں کی بدنصیبی کا سلسلہ رُک گیا، ہمارے ہاں دہشت گردی کی لہر جاری ہے اور زور شور سے جاری ہے، ابھی لال شہباز قلندر درگاہ کی سی سی ٹی فلم سامنے آئی ہے اور اس کو دیکھ کر بھی ہم نے ایک افغان چہرے مہرے والے شخص کو ''دہشت گرد'' قرار دے ڈالا۔

ہوسکتا ہے ہماری تفتیشی ایجنسیاں صحیح خطوط پر کام کر رہی ہوں مگر ہم یہ ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہیں کہ مسلمان ہی دہشت گردی میں ملوث ہیں اور انہی کا مکو ٹھپنے کی ضرورت ہے، ہمارے نیشنل ایکشن پلان کے بیشتر نکات اذان، خطبہ جمعہ، دینی مدرسوں کے نصابِ تعلیم سے متعلق ہیں ! گویا ہم قومی سطح پر بھی یک رُخے واقع ہوئے ہیں، ہماری مسجدیں خاموش کردی گئی ہیں .... ! ! !

ہمارے ہاں ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو دہشت گردوں کو خوارج سے تشبیہ دیتا ہے گویا یہ مانتے ہیں کہ یہ ساری دہشت گردی برگشتہ مسلمانوں ہی کی کارستانی ہے، مسلمان دوسرے مسلمان کا خون بہا رہا ہے، یہ فقرہ تو ضرب المثل بن چکا ہے۔

تو جناب یہ بتائیے کہ ڈرون طیارے کون اُڑا رہے ہیں، کروز میزائل کون داغ رہے ہیں، کارپٹ بمبنگ کون کررہے ہیں۔

گوانتانا موبے میں عقوبت خانے کس نے کھول رکھے ہیں۔

ترکی کے سوا نیٹو میں اور کس مسلمان ملک کی افواج چنگیزیت کا مظاہرہ کررہی ہیں۔

شام میں ہلاکت کا کھیل کھیلنے والے روسی، امریکی اور نیٹو طیارے کن مسلمان ملکوں کی ملکیت ہیں۔

نیٹو کے جس طیارے سے لیبیا کے لیڈر کرنل قذافی کے جسم کے پرخچے اُڑائے گئے وہ کس مسلمان ملک کی ایئر فورس سے تعلق رکھتا تھا۔

یہ سری نگر، شوپیاں، بٹ گرام میں کشمیری مسلمانوں کے آنکھیں اندھی کرنے والی گولیاں کس اسلامی ملک کی فوج چلاتی ہے۔

اور یہ کس اسلامی ملک کا وزیر اعظم دھمکی دیتا ہے کہ وہ بلوچستان کشمیر اور گلگت میں تباہی مچائے گا۔

ان بدیہی حقائق کے ہوتے ہوئے دہشت گردی کا تعلق اسلام اور مسلمانوں سے

جوڑنے والے کس منطق کا سہارا لے رہے ہیں ! ؟ ؟

سیدھی بات ہے کہ دہشت گردی کی باگ ڈور غیر اسلامی طاقتوں کے ہاتھ میں ہے اُنہوں نے نان سٹیٹ ایکٹرز کی فوج ظفر موج بھرتی کر رکھی ہے۔

ان میں سے ایک ریمنڈ ڈیوس پکڑا گیا۔

دوسرا کل بھوشن سنگھ یادیو پکڑا گیا۔

ایک کرنل پروہت پکڑا گیا جس نے سمجھوتہ ایکسپریس کے پاکستانی مسافروں کو کوئلہ بنادیا تھا۔

کیا ان دہشت گردوں کے نام مسلمانوں سے ملتے ہیں، کیا ان کی شکلیں مسلمانوں سے ملتی ہیں ؟ اگر نہیں ملتیں تو ہم کیوں نہیں کہتے کہ دہشت گردی کا تعلق ہندومت سے ہے، کیا ہم افغانیوں کا نام صرف اس لیے لیتے ہیں کہ ان کا کوئی خصم سائیں نہیں، اُن کے پیچھے آج کوئی غوری، ابدالی، غزنوی کھڑا نظر نہیں آتا۔

خدارا ! جب ایک جرمن لیڈر یہ مانتی ہیں کہ اسلام کا تعلق دہشت گردی سے نہیں تو ہم کیوں یہ ثابت کرنے پر تلے بیٹھے ہیں کہ مسلمان ہی دہشت گرد ہیں، ہم کیوں مانتے ہیں کہ جماعت الاحرار کا تعلق اسلام سے ہے یا ٹی ٹی پی والے سچے اور پکے مسلمان تھے۔

ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ اسلام دشمنوں نے ہمارے لوگوں کو ورغلا رکھا ہے، وہ پیسے کا لالچ دے کر ان سے دھماکے کرواتے ہیں۔

تو کیا اس کا جواب یہ نہیں ہونا چاہیے کہ ہم بھی اپنے دشمنوں کو ورغلائیں اور انہیں پیسے کا لالچ دے کر ان ہی کے بھائی بندوں کے خلاف استعمال کریں۔

یہ تو ایک پراکسی جنگ ہے جس میں ہم ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھے رہے تو ہر روز سانحہ سیہون ہوگا، سانحہ داتا دربار ہوگا، سانحہ جامعہ نعیمیہ ہوگا اور سانحہ چیئرنگ کراس ہوگا

اور ہم مرنے والوں کے لواحقین میں کروڑوں کی رقوم تقسیم کرتے کرتے تھک جائیں گے، سی پیک، موٹروے، اورنج ٹرین اور بجلی کے منصوبوں کے پیسے لواحقین کے بنک اکاؤنٹس میں چلے جائیں گے۔

دہشت گردی کے مسئلے کا یہ حل صرف ہماری ذہنی اختراع ہے، باقی دنیا دہشت گردوں سے لڑتی ہے اُن کے لیے سرحدیں بند کرتی ہے، ان کے خلاف سرجیکل اسٹرائیک کرتی ہے، انہیں ڈرون سے مارتی ہے، ان پر کروز میزائل داغتی ہے اور ان کی ذہنی تطہیر کے لیے گوانتاناموبے کے عقوبت خانے ایجاد کرتی ہے۔

پورے پاکستان میں ضربِ عضب اور رینجرز کے آپریشن تین سال سے جاری ہیں، تین سال بعد پنجاب جاگا ہے اور اُس کے وزیر اعلیٰ نے ایپکس کمیٹی کا اجلاس بلانے کی ضرورت محسوس کی ہے مگر اس کے فیصلے دہشت گردی کے خاتمے میں کس حد تک کارگر ثابت ہوں گے یا خورشید شاہ کے بقول پیپلز پارٹی کی انتخابی مہم کو محدود کرنے کا باعث بنیں گے، اس کا فیصلہ وقت ہی کر سکے گا۔

میں نے وقت نیوز پر سلیم بخاری کا ایک پروگرام ابھی دیکھا ہے جس میں بھارت کے سابق آرمی چیف بکرم سنگھ نے کہا ہے کہ

''لشکر طیبہ کے مرکز مریدکے اور جیش محمد کے مرکز بہاولپور کو تباہ کرنے کے لیے ہمیں خود وہاں جانے کی ضرورت نہیں، پاکستانی لوگ ہی پیسے لے کر یہ کام کردیں گے۔''

کیا آپ تو بھارت سے پیسے لے کر اُس کا کام نہیں کر رہے ہیں ؟ کیا میں بھارت سے پیسے لے کر اُس کا کام نہیں کر رہا ؟ آیئے اپنے اپنے گریبان میں جھانکیں !''

قارئین کرام غور فرمائیں مذکورہ بالا حالات سے ظاہر ہو رہا ہے کہ پورا عالمِ کفر صدیوں سے جاری اپنی منافقانہ پالیسیوں کو ڈھال بنا کر ہی عالمِ اسلام سے ہر میدان میں معرکہ آرائی برقرار رکھنا

چاہتا ہے مسلمانوں کے اندر ہی وہ کون سی قوتیں ہیں جو بطورِ آلہ کار ان پالیسیوں کو کامیاب بناتے ہوئے اپنے کو مسلمانوں کا نجات دہندبارو کر رہی ہیں۔

پاکستان کی سطح پر بطورِ مثال ان منافقین کی نشاندہی کے لیے ایک تازہ تحقیق[۱] جو پرائیویٹ ایجوکیشن نیٹ ورک (PEN) کے صوبائی صدر جناب سلیم خان صاحب نے بڑی محنت سے تیار کی ہے قارئین کرام کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں جس کو پڑھ کر آپ اپنے اندازِ فکر میں بہتری محسوس کریں گے اس سے پہلے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کے آرٹیکل نمبر 31 پر ایک نظر ڈالتے چلیے :

''اسلامی طریق زندگی ''

(۱) پاکستان کے مسلمانوں کو انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنی زندگی اسلام کے بنیادی اصولوں اور اساسی تصورات کے مطابق مرتب کرنے کے قابل بنانے کے لیے انہیں ایسی سہولتیں مہیا کرنے کے لیے اقدامات کیے جائیں گے جن کی مدد سے وہ قرآنِ پاک اور سنت کے مطابق زندگی کا مفہوم سمجھ سکیں۔

(۲) پاکستان کے مسلمانوں کے بارے میں مملکت مندرجہ ذیل کے لیے کوشش کرے گی :

(الف) قرآنِ پاک اور اسلامیات کی تعلیم کو لازمی قرار دینا، عربی زبان سیکھنے کی حوصلہ افزائی کرنا اور اس کے لیے سہولت بہم پہنچانا اور قرآنِ پاک کی صحیح اور من وعن طباعت اور اشاعت کا اہتمام کرنا۔

(ب) اتحاد اور اسلامی اخلاقی معیاروں کی پابندی کو فروغ دینا۔

(ج) زکوۃ، عشر، اوقاف اور مساجد کی باقاعدہ تنظیم کا اہتمام کرنا۔

---

[۱] جو ماہنامہ الجمعیۃ راولپنڈی کے فروری ۲۰۱۷ء کے شمارہ میں شائع ہوئی ہے۔

''خیبر پختونخواہ حکومت نے نئی نسل کو اِسلام اور نظریہ پاکستان سے برگشتہ کرنے کے لیے نصابِ تعلیم کو تختۂ مشق بنایا ہوا ہے اور اپنے مغربی آقاؤں کو خوش کرنے کے لیے نصاب کو سیکولر بنانے کے عملی اقدامات کر کے بہت سے اسلامی اسباق کو کتابوں سے نکال دیا ہے۔

☆ پہلی جماعت کی کتاب اُردو سے 'ہمارے نبی ﷺ' میں صفحہ نمبر ١٠ کے پہلے پیراگراف سے یہ جملہ '' آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا '' حذف کر دیا گیا ہے جو قادیانیوں کی ایک دیرینہ تمنا تھی اور جس کے لیے انہوں نے ہزار جتن کیے تھے مگر اب جا کر انہیں کچھ کامیابی ملی ہے، اسی کتاب سے 'قرآن' 'ایک ہے بس اللہ کا نام' (نظم) ' نماز پڑھو ' (نظم) حذف کر دیا گیا ہے۔

☆ جماعت دوم کی اُردو سے 'ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کی پیاری باتیں' 'حضرت ابوبکر صدیق'' 'ہمارے قائد اور پاکستان' 'حج کا سفر' 'حضرت عمر فاروق'' 'دُعا' (نظم) کے اسباق ختم کر کے اِن کی جگہ 'بنیادی پیشے' 'کھیلوں کی اہمیت' 'ریل گاڑی کی کہانی' 'ننیو کی کہانی' 'یادگار سفر' 'تصویری کہانی' کے عنوان سے نئے اسباق شامل کر دیے گئے ہیں۔

☆ جماعت سوم کی اُردو سے ' آئیں نماز پڑھیں' ' مل جل کر رہنا ہے' 'اللہ کی آخری کتاب' 'حضرت علی المرتضیٰ' 'ہمیشہ سچ بولو' (شیخ عبدالقادر جیلانی) 'دُعا' (لب پہ آتی ہے دُعا بن کے تمنا میری، علامہ اقبال) حذف کر کے اِن کی جگہ 'تصویری کہانی' 'لچو خرگوش' 'خط' 'سنتی آنکھیں بولتے ہاتھ' 'پولو' کے عنوان سے اسباق شامل کر دیے گئے ہیں۔

☆ جماعت چہارم کی اُردو سے 'حضرت عائشہ'' 'علامہ محمد اقبال' 'ٹیپو سلطان' 'قائد اعظم محمد علی جناح' (نظم)، 'مینار پاکستان' 'حضرت فاطمہ'' 'امام ابوحنیفہ' '

'دعا' (الٰہی بے کسوں کے کام آؤں میں) حذف کردیے گئے ہیں اور اِن کی جگہ 'صحت وصفائی' 'ہمارا ماحول' 'ٹوٹ بٹوٹ کے مُرغے' 'کفایت شعاری' 'تصویری کہانی' کے نام سے لایعنی مضامین گھسیڑ دیے گئے ہیں۔

☆ جماعت پنجم کی اُردو سے 'حضرت عائشہ ؓ' 'درگزر' (نظم) 'حضرت بلال ؓ' 'قائداعظم محمد علی جناحؒ' 'میرا خدا' (نظم) 'رابعہ بصریؒ' 'مجاہدہ اسلام حضرت خولہ ؓ' 'میجر عزیز بھٹی شہید' 'دو کم سن مجاہد' 'محمد بن بختیار خلجی' 'سانچ کو آنچ نہیں' 'سعودی عرب' 'عجب خان آفریدی' دُعا (لب پہ آتی ہے) خذف کرکے اِن کی جگہ 'سکاؤٹنگ' 'ہمارے پیشے' 'مُردوں کا ٹیلا' 'پاکستانی مسیحا' 'ماحول کی آلودگی' کے نام سے اسباق شامل کردیے گئے ہیں۔

☆ جماعت پنجم کی معاشرتی علوم سے 'حضرت خدیجۃ الکبریٰ ؓ' 'حضرت فاطمہ ؓ' 'حضرت امام حسین ؓ' 'محمد بن قاسمؒ' 'محمود غزنویؒ' 'حضرت شاہ ولی اللہؒ' 'ٹیپو سلطان' 'سر سید احمد خانؒ' 'سیّد جمال الدین افغانیؒ' 'مولانا عبیداللہ سندھیؒ' 'ڈاکٹر محمد اقبال' 'قائداعظم محمد علی جناحؒ' 'مسلمانوں اور ہندوؤں کی تہذیب میں فرق' 'آزاد مملکت کے قیام کی ضرورت' 'مسلمانوں کے خلاف انگریزوں اور ہندوؤں کا اتحاد' 'سر سید احمد خان کی خدمات' 'پاکستان کا تصور اور علامہ اقبال' 'نظریۂ پاکستان' 'پاکستان کے خلاف بھارت کے بُرے ارادے' '۱۹۶۵ء کی جنگ' کے عنوان سے تمام اسباق حذف کردیے گئے ہیں اور اِن کی جگہ 'نیلسن منڈیلا' 'کارل مارکس' 'مارکو پولو' 'ابن بطوطہ' 'واسکو ڈے گاما' 'نیل آرمسٹرانگ' کے عنوان سے فضول ولایعنی قسم کے اسباق شامل کردیے گئے ہیں۔

☆ جماعت ششم کی عربی سے فی المسجد، نبینامحمد ﷺ، سورۃ الفاتحۃ، سُورۃ البقرۃ حذف کرکے اِن کی جگہ دیگر لایعنی مضامین التلمیذ والمدرس ،

المطر،النظافة،الرفق بالحیوانات،حول المائدة،الحدیقة ،من جسم الانسان، البرید،حدیقة شالیمار،ممر خیبر،النشید الصباح شامل کردیے گئے ہیں۔

☆ اسی طرح کلاس ہفتم کی عربی سے من اخلاق الرسولﷺ (رسول اللہ کے اخلاق)الحدیث الشریف(حدیث شریف)جوامع الکلم(جامع کلمات) الاخوة الاسلامیه (اسلامی بھائی چارہ) معرفة اللّٰه (اللہ کی پہچان)سُورہ الِ عمران(مکمل مع ترجمہ) حذف کرکے اِن کی جگہ الربیع،النشید،لعبة الکرکت،حدیقة الحیوانات،الملابس الشبحیة،نهرالسند وغیرہ اسباق شامل کردیے گئے ہیں۔

☆ آٹھویں جماعت کی عربی سے الزوجة الوفیة السیّدہ خدیجةؓ،عدل عمرؓ، المعلم المجاهد (حضرت مصعب بن عمیرؓ)،التراث الخضاری الاسلامی من علماء المسلمین(مسلمان سائنسدان)سُورہ یوسف،سُورہ یٰسن،سُورة الحجرات، سُورة الواقعه مکمل مع ترجمہ حذف کرکے اِن کی جگہ السند،المصیف،الملتان، المناطق الشمالیه،الشتاء،النشید الوطنی،الفواکه وغیرہ مضامین شامل کردیے گئے ہیں اور کتاب کا ٹائٹل پر بھی لُغة القرآن کی جگہ اللغة العربیة تحریر کردیا گیا ہے

آٹھویں کلاس کی انگلش کی کتاب سے Prophet Muhammad (PBUH) A Model of Truth and Honesty,Knowing about Dr.Allama Muhammad Iqbal our National Hero, کوحذف کرکے اِن کی جگہ A Generous Deed. اور Gulliver in a New World کے عنوان سے مضامین شامل کردیے گئے ہیں۔

☆ جماعت نہم دہم کی مطالعہ پاکستان سے' جنوبی ایشیاء میں اسلامی معاشرہ' 'حضرت عمر فاروقؓ کا دورِ خلافت' 'محمد بن قاسم' 'مسلم معاشرے کا عروج'

'اصلاحی تحریکیں' 'حضرت مجدد الف ِثانیؒ' 'شاہ ولی اللہؒ' 'تحریک مجاہدین' 'فرائضی تحریک' 'علی گڑھ' 'اصلاحی تحریکیں' 'پاکستان ایک فلاحی مملکت' 'مسئلہ فلسطین اور پاکستان' 'پاکستان مسئلہ عراق' جیسے پُر مغز مضامین حذف کردیے گئے ہیں، اسی کتاب کے ٹائٹل پر پاکستان کے نقشے میں گلگت بلتستان، مظفر آباد، سکردو اور آزاد کشمیر کو متنازعہ علاقہ دکھایا گیا ہے جو ہندوستانی سوچ کی عکاسی کرتا ہے۔

قارئین ! یہ خیبر پختونخوا کے سکولوں کے تعلیمی نصاب میں ہونے والی ابتدائی تبدیلیوں کی ایک مختصر سی جھلک ہے، اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہودی ایجنٹ کس طرح صوبہ کی نئی نسل کے ذہنوں سے اسلامی تعلیمات اور نظریہ پاکستان ایک ایک کرکے نکالنے کی کوشش کررہے ہیں۔ ستم تو یہ کہ خیبر پختونخوا میں تعلیمی ترقی کے نام پر پورا نظامِ تعلیم انٹر نیشنل این جی او DFID کے قبضے میں دے دیا گیا اور اُس کے ذیلی ادارہ کے ایڈم اسمتھ انٹر نیشنل (ASI) تمام پالیسیاں طے کرتا ہے، صوبائی حکومت اور بیوروکریسی کے اعلیٰ افسران ان کے اشاروں پر ناچ ناچ کر نئی نسل کی سیکولر ذہن سازی میں اپنا کردار ادا کررہے ہیں۔

پرائیویٹ سکولوں سمیت تمام تعلیمی اداروں میں یکساں نصابِ تعلیم اور تعلیمی بورڈ کے ساتھ پانچویں جماعت کے امتحانات کے لیے بورڈ کے ساتھ انرولمنٹ بھی اسی پالیسی کا تسلسل ہے جس پر پرائیویٹ اداروں کی تنظیم 'پرائیویٹ ایجوکیشن نیٹ ورک' (PEN) نے اس کے خلاف سیسہ پلائی ہوئی دیوار بننے کا عزم کرکے اعلان کیا ہے کہ ہم کسی صورت میں یہودی ایجنٹوں کی پالیسی پر عمل کرکے یہ اِنرولمنٹ نہیں کریں گے۔

صوبائی حکومت نے بڑی عیاری اور مکاری کے ساتھ اِن مسائل سے مذہبی طبقات کے ذہنوں کو موڑنے کے لیے یکم محرم کو چھٹی دے کر ایک طبقے کا منہ بند کردیا اور

دوسری طرف دارُالعلوم حقانیہ کو تیس کروڑ روپے دینے کا اعلان کر کے اُن کی ہمدردیاں خریدنے کی کوشش کی تاکہ اگر کوئی مذہبی جماعت اس یہودی ایجنڈے کے خلاف تحریک چلانے کی کوشش کرے تو اُن کے توڑ کے لیے مذہبی طبقوں ہی میں ان کی مخالفت کرنے والے عناصر موجود ہوں، لیکن اب یہ صرف مذہبی جماعتوں کا اِیشو نہیں رہا بلکہ ہر مسلمان اور دردِ دل رکھنے والے پاکستانی کا اِیشو بن چکا ہے کوئی بھی مذہب پسند شخص سیکولر نصاب تعلیم اپنی نسل کے لیے برداشت نہیں کرسکتا۔

مذکورہ بالا تحقیق جمعیۃ علماءِ اسلام کے کسی رہنما، کارکن یا دیگر کسی سیاسی یا مذہبی شخصیت کی نہیں ہے بلکہ یہ تحقیق ''پرائیویٹ ایجوکیشن نیٹ ورک'' (PEN) کے صوبائی صدر جناب سلیم خان صاحب کی ہے جنہوں نے اس پر بڑی تحقیق کر کے ایک کتابچہ کی صورت میں عنوان اور صفحہ نمبر کے ساتھ اِن تبدیلیوں کا تقابلی جائزہ پیش کر کے ہر غیرت مند مسلمان کو دعوتِ فکر دی ہے اور اِس کے ساتھ اربابِ اختیار سے کئی دفعہ ملاقاتیں اور مذاکرات کر کے ان کی آنکھیں کھولنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے مگر بقول ان کے صوبائی وزیر تعلیم نے صاف صاف کہا کہ ہم مجبور ہیں۔

ان کی مجبوری اپنے آقاؤں کی خوشنودی ہے جنہوں نے ان کو حکومت دلوائی ہے اور صوبہ خیبر پختونخوا کے مذہب پسند لوگوں کو اسلامی تہذیب سے برگشتہ کرنے کے لیے ان کو اس صوبے پر مسلط کیا ہے جو ان کی پشت پناہی کر رہے ہیں اور جنہوں نے ان کو 56,988 ملین روپے دیے ہیں اور مزید 55,338 ملین روپے دینے ہیں۔

موصوف نے جماعت اسلامی کے امیر جناب سراج الحق صاحب سے ملاقات کر کے ان کی توجہ بھی اس طرف مبذول کرائی ہے مگر اِس کا بھی کوئی نتیجہ نہیں نکلا، صوبے پر یہودی ذہن سازوں کا تسلط تمام مذہبی جماعتوں اور اسلام پسند عوام کے لیے لمحہ فکر یہ ہے، خصوصاً جماعت اسلامی کے لیے بہت بڑا چیلنج ہے جو صوبائی

حکومت میں شامل ہو کر عمران خان کے دست و بازو بنی ہوئی ہے اور جس نے ایم ایم اے دور میں پشاور میں خواتین کی تصاویر پر مبنی سائن بورڈ توڑ کر جہادِ اکبر کا فریضہ انجام دیا تھا لیکن آج وہ اس قدر اسلام دشمنی پر خاموش، کیا شریکِ محفل ہو کر وزارتوں کے مزے لوٹ رہی ہے اور کسی قسم کا احتجاج خلافِ مصلحت سمجھ بیٹھی ہے۔ کیا جماعت اسلامی کا وہ دینی، ایمانی غیرت اور حمیت اسلامی کا جذبہ قاضی حسین احمد مرحوم کے ساتھ دفن ہو چکا ہے ؟ یا اُس کے قائدین مصلحتوں کے نیچے ایسے دب گئے ہیں کہ اِس بے دینی کے خلاف آواز اُٹھانا اُن کو انتہا پسندی کا کوئی خطرناک گڑھا نظر آنے لگا ہے۔

اب تو یہ بات بھی صاف ظاہر ہوگئی کہ جماعت اسلامی ایم ایم اے کو بحال کیوں نہیں کرنے دیتی اور یہودی ایجنٹ کے ساتھ کیوں چمٹی ہوئی ہے ؟

بہرحال تمام مذہبی جماعتوں سے حالات کا تقاضا ہے کہ وہ دینِ اسلام، نظریہ پاکستان اور نصابِ تعلیم کی تباہی کے خلاف اس گہری سازش اور یہودی ایجنڈے کے خلاف کوئی ٹھوس لائحہ عمل تیار کریں اور اس کے خلاف شدید احتجاج کر کے اس طوفان کو اِسی مقام پر روکیں۔

عدلیہ کا بھی فرض بنتا ہے کہ وہ نصاب میں اسلام اور نظریہ پاکستان کے خلاف سازش کو قانون کے راستے روک کر اپنا فرض منصبی ادا کرے۔

وزیر اعظم میاں نواز شریف صاحب کا تو اوّلین فریضہ ہے کہ وہ 'ضربِ قلم' کی ابتدا یہیں سے کر کے یہودی ایجنڈے کی تکمیل میں مصروف پالیسی ساز دانشوروں اور صوبائی اربابِ اختیار کو اسلام اور نظریہ پاکستان کے خلاف ریشہ دوانیوں سے روک کر ملک و ملت پر رحم کریں۔

علماء، اساتذہ، تاجر، وکلاء اور دیگر اسلام اور پاکستان سے محبت رکھنے والے ہر مسلمان اور پاکستانی کا فرض ہے کہ وہ اس سازش کے خلاف اپنی استطاعت کے مطابق میدان میں آکر اپنی صلاحیتیں استعمال کر کے اس عالمی سازش کے سامنے بند باندھ کر سابقہ نصاب بحال کرائیں ورنہ آنے والی نسلیں جس تباہی کا شکار ہوں گی اُس کے تصور سے بھی روح کانپنے لگتی ہے۔

قائد جمعیة حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب مدظلہم روزِ اوّل سے عمران خان کو یہودی ایجنٹ قرار دے رہے تھے لیکن اُس وقت لوگوں کو یہ بات عجیب سی لگتی تھی کہ مولانا عمران خان کو برداشت نہیں کر سکتے، مگر اب تو بلی تھیلے سے باہر آگئی اور یہودی ایجنٹوں کی تمام اسلام دشمن پالیسیاں سامنے آگئیں اور ان کی نااہلی بھی سب پر عیاں ہوگئی، اب تو تمام لوگوں کو قائد جمعیة کی خداداد بصیرت کی داد دینی پڑے گی اور ان کی دُور اندیشی کا اعتراف کرنا پڑے گا۔ ان کی یہ بات بھی ہر صاحب عقل کے ذہن میں بہ آسانی آجائے گی کہ دھاندلی کے ذریعے ان لوگوں کو صوبے پر کس مقصد کے لیے مسلط کیا گیا تھا۔ جمعیة علماء اسلام کا راستہ روک کر اِن یہودی ایجنٹوں کو حکومت کیوں حوالے کردی گئی تھی ؟ ان گھمبیر حالات میں اس یہودی ایجنٹ کا راستہ روکنا ہر مسلمان اور سچے محبِّ وطن پاکستانی کا سب سے اہم فریضہ ہے۔

اب جس کے جی میں آئے وہی پائے روشنی
ہم نے تو دل جلا کے سرِ عام رکھ دیا

پوری دنیا میں مسلمانوں کی صفوں میں ان جیسی پارٹیوں، تنظیموں اور این جی اوز نے مسلمانوں کو غافل کر کے یہود و نصاریٰ اور ہندوؤں کو کھلی جنگ کے بغیر ہی ہر میدان میں فتح سے ہمکنار کر کے عالمِ اسلام کی کمر میں چھرا گھونپ رکھا ہے حتی کہ بہت سی مذہبی جماعتیں جن کی قیادت کا مسکن امریکہ کینیڈا اور یورپ ہے عالمِ اسلام کے لیے آستین کا سانپ بنی ہوئی ہیں۔

احادیث مبارکہ کی روشنی میں بھی یہی بات سمجھ میں آتی ہے کہ قیامت سے پہلے لمبا عرصہ کفرو اسلام کے درمیان کھلی جنگ کے بجائے منافقانہ جنگ پر مشتمل ہوگا جس میں مسلمانوں کو بہت نقصان ہوتا رہے گا حتی کہ حالات ایسا رُخ اختیار کر جائیں گے کہ منافقین کے لیے مسلمانوں کے اندر چھپے رہنا مشکل ہو جائے گا نفاق کی چادر اُتر جائے گی مسلمانوں کی صفیں منافقین سے پاک ہو جائیں گی پھر تمام منافقین اعلانیہ عالمِ اسلام سے ٹکرائیں گے بالآخر سچے کھرے نفاق سے پاک اسلامی بلاک کو اللہ تعالیٰ جہاد کی برکت سے کامل اور فیصلہ کن فتح عطا فرمائیں گے۔

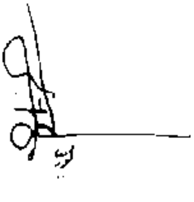

جامعہ مدنیہ جدید کے فوری توجہ طلب ترجیحی اُمور

(۱) مسجد حامد کی تکمیل

(۲) طلباء کے لیے دارُالاقامہ (ہوسٹل) اور دَرسگاہیں

(۳) کتب خانہ اور کتابیں

(۴) پانی کی ٹنکی

ثواب جاریہ کے لیے سبقت لینے والوں کے لیے زیادہ اجر ہے۔ (اِدارہ)

مولای صل وسلم دائما ابدا — درسِ حدیث — علی حبیبک خیر الخلق کلهم

حضرت اقدس پیرو مرشد مولانا سیّد حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرتِ اقدسؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین۔

آپ خاتم النبیین ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

آقائے نامدار ﷺ اپنا خواب بیان فرماتے ہیں کہ میں سو رہا تھا تو میرے سامنے رُوئے زمین کے خزانے لائے گئے (اُن کے ساتھ ایک چیز اور بھی تھی وہ یہ کہ) میرے ہاتھ میں دو سونے کے کنگن رکھ دیے گئے، آپ فرماتے ہیں یہ (کنگنوں کا رکھنا) مجھے ناگوار گزرا تو مجھ پر وحی ہوئی کہ اِن پر پھونک ماریں میں نے پھونک ماری تو وہ دونوں غائب ہوگئے، اِس کے بعد آپ نے اِس خواب کی تعبیر بتلائی کہ یہ دونوں کنگن وہ دو جھوٹے ہیں جن کے درمیان میں ہوں ایک تو وہ صنعاء والا (اَسود عنسی) اور دُوسرا یمامہ والا (مسیلمہ کذاب)۔ [1]

اِن دونوں جھوٹوں نے نبوت کا دعوی کیا تھا، یہ نبوت کو ایک طرح کا کاروبار خیال کرتے تھے اُن کا خیال یہ تھا کہ اِس طرح سے ہمیں کافی رقم حاصل ہوجائے گی، بہت سے لوگ مرید اور متبع ہوجائیں گے قدرومنزلت بڑھ جائے گی مگر یہ دونوں جھوٹے نبی موت کے گھاٹ اُتار دیے گئے، اَسود عنسی کو فیروز الدیلمیؓ نے اور مسیلمہ کذاب کو حضرت وحشیؓ نے قتل کیا۔

---

[1] مشکوۃ شریف کتاب الرؤیا رقم الحدیث ۴۶۱۹

حضرت وحشی رضی اللہ عنہ نے زمانۂ کفر میں بہت بڑا جرم کیا تھا اور وہ یہ کہ جنگِ اُحد میں آقائے نامدار ﷺ کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نیزہ مار کر شہید کیا تھا اور لاش کی بے حرمتی بھی کی تھی، حضرت وحشی رضی اللہ عنہ کو اپنے اِس جرم پر سخت ندامت تھی وہ دل میں یہ تمنا رکھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اب مسلمان ہونے کے بعد مجھ سے کوئی بڑا کام لے لے تاکہ میرا دل ٹھنڈا ہو جائے، حق تعالیٰ نے اُن کی یہ تمنا پوری کر دی اور اُن کے ہاتھوں مسیلمہ مارا گیا اُنہیں چھوٹا نیزہ نشانے پر پھینکنے میں بہت مہارت تھی مسیلمہ کو بھی نیزہ ہی سے کیفرِ کردار تک پہنچایا۔

مسیلمہ و اَسود سے حضرت آقائے نامدار ﷺ نے کبھی بھی یہ دریافت نہیں کیا کہ تمہاری نبوت کی کیا دلیل ہے ؟ تم پر کیسی وحی اُترتی ہے ؟ ؟ تمہارے پاس کیا معجزات ہیں ؟ ؟ ؟ کیونکہ آقائے نامدار ﷺ اُنہیں اِس قابل ہی نہیں سمجھتے تھے کہ اُن سے اِس طرح کی بات کی جائے کیونکہ اُن کی غلط بیانی میں کوئی شبہ نہ تھا۔

سیاسی مطالبہ مسترد :

مسیلمہ نے ایک دفعہ خاتم الانبیاء ﷺ کی خدمت میں ایک خط بھیجا جس میں لکھا تھا کہ

''یہ مسیلمہ کی طرف سے ہے جو اللہ کا رسول ہے محمد کے نام جو اللہ کے رسول ہیں

آگے لکھا کہ ''زمین آدھی میری آدھی آپ کی۔''

آپ نے اِس کا جواب لکھوایا کہ

''یہ خط محمد کی طرف سے ہے مسیلمہ کذاب کے نام ! اَمابعد ! یہ زمین اللہ کی ہے جسے چاہے وہ اِس کا وارث بنائے۔''[1]

اِس والا نامہ میں آپ نے یہ بھی بتلا دیا کہ حاکم اپنے آپ کو یہ سمجھے کہ میں زمین کا مالک نہیں بلکہ متولی اور منتظم ہوں، یہ زمین میرے پاس خدا کی دی ہوئی امانت ہے، آپ خیال کریں کہ اسلام کا بتلایا ہوا نظریہ کس قدر بڑا ہے۔

---

[1] جامع المسانید للخوارزمی رحمہ اللہ ج ۱ ص ۱۷۲

ایک مرتبہ آقائے نامدار ﷺ سے گفتگو ہو رہی تھی اُس وقت آپ کے دستِ مبارک میں ایک چھڑی تھی، فرمایا کہ اگر وہ اِس چھڑی میں سے بھی آدھا مانگے گا تو میں نہیں دُوں گا [۱] رہی زمین تو یہ اللہ کی ہے، انبیاء زمین لوگوں کو دینے کے لیے نہیں آئے یہ خدا ہی کی میراث ہے۔

حاصل یہ کہ یہ سراسر جھوٹے تھے اِن لوگوں کا مطمحِ نظر صرف دُنیا تھی، نبوت آقائے نامدار ﷺ پر ختم ہوئی آپ کے بعد نبوت کا دعوی کرنے والا جھوٹا ہے۔

آقائے نامدار ﷺ کے وصال کے بعد پانچ اور آدمیوں نے بھی نبوت کا دعوی کیا، آقائے نامدار ﷺ کی طرح صحابہ کرامؓ نے بھی اُن سے کوئی دلیل نہیں مانگی کیونکہ صحابہ کرام کو اُن کے دجل و کذب اور سرورِ عالم ﷺ کی ختمِ نبوت میں ذرّہ برابر تردّد نہ تھا۔

دراصل ختمِ نبوت کا مسئلہ اِس قدر واضح اور مُبرھن [۲] ہے کہ اُمت میں آج تک کسی بھی آدمی کو شبہ نہیں پڑا، اِس مسئلہ پر شیعہ سنی وغیرہ سب ہی متحد چلے آرہے ہیں، قرآنِ کریم کی آیات اور سینکڑوں احادیث اِس پر شاہد ہیں اور پوری اُمت کا اِجماع ہے۔

عقلاً بھی نئے نبی کی ضرورت نہیں :

عقلاً بھی کسی نئے نبی کے آنے کی ضرورت نہیں کیونکہ آقائے نامدار ﷺ نے ہر معاملہ میں دُنیا کی رہبری کردی ہے، ہر چیز کے اُصول وضوابط بتلا دیے اور وہ اُصول وضوابط ہیں بھی ایسے کہ اُن کی روشنی میں ہر پیش آنے والے مسئلہ کو ہمیشہ حل کیا جا سکتا ہے اور آپ کے بتلائے ہوئے اُصول تا قیامت محفوظ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آخر دم تک آخری نبی کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق بخشے، آمین۔

(بحوالہ ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۱۹؍ جولائی ۱۹۶۸ء)

---

[۱] بخاری شریف کتاب المناقب رقم الحدیث ۳۶۲۰ [۲] مدلل

علمی مضامین سلسلہ نمبر۱۴ قسط : ۳

''خانقاہِ حامدیہ'' نزد جامعہ مدنیہ جدید رائیونڈ روڈ لاہور کی جانب سے محدث، فقیہ، مؤرخ، مجاہد فی سبیل اللہ، مؤلف کتب کثیرہ شیخ الحدیث حضرت اَقدس مولانا سیّد محمد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بعض اہم مضامین جوتاحال طبع نہیں ہوسکے اُنہیں سلسلہ وار شائع کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے جبکہ اُن کی نوع بنوع خصوصیات اِس بات کی متقاضی ہیں کہ اِفادۂ عام کی خاطر اُن کو شائع کردیا جائے۔ اِسی سلسلہ میں بعض وہ مضامین بھی شائع کیے جائیں گے جو بعض جرائد واَخبارات میں مختلف مواقع پر شائع ہو چکے ہیں تاکہ ایک ہی لڑی میں تمام مضامین مرتب ویکجا محفوظ ہو جائیں۔ (اِدارہ)

حیاتِ مسلم

پیدائش سے وفات تک، اسلامی تقریبات وتعلیمات، سنن مستحبات بدعات ومکروہات

﴿ شیخ الحدیث حضرت مولانا سیّد محمد میاں صاحبؒ ﴾

نکاح اور ازدواجی زندگی

زندگی کیا ہے ؟

ہم ترقیات کے منصوبے (پروجیکٹ) بناتے ہیں کامیابی کا ایک نشان مقرر کرتے ہیں مثلاً یہ کہ ہمیں اس سال ملک سے ایک کروڑ ٹن غلہ پیدا کرنا ہے یا یہ کہ اِس فیکٹری سے ایک لاکھ گز کپڑا تیار کرانا ہے آنحضرت ﷺ نے ایک مرتبہ تقریر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا : یٰاَیُّھَا النَّاسُ اَلَا اِنَّ لَکُمْ عَلَمًا فَانْتَھُوْا اِلٰی عَلَمِکُمْ وَاِنَّ لَکُمْ نِھَایَۃً فَانْتَھُوْا اِلٰی نِھَایَتِکُمْ . اے لوگو ! تمہارے لیے کچھ نشان مقرر ہیں اُن نشانوں تک پہنچو اور تمہارے لیے ایک آخری حد ہے اُس حد تک رسائی حاصل کرو۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

﴿ وَسَارِعُوْآ اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ﴾ [1]

''تیزی سے بڑھو اپنے رب کی بخشش اور اُس کی جنت کی طرف جس کی چوڑائی تمام آسمان اور زمین ہے۔''

زندگی ایک منصوبہ (پروجیکٹ) :

آیتِ مبارکہ اور حدیث شریف کے ترجمہ پر دوبارہ نظر ڈالو، حاصل یہ ہے کہ یہ پروجیکٹ جس کا نام ''دنیاوی زندگی'' ہے اس کی کامیابی کا نشان ہے ''مغفرت اور جنت'' بس جس طرح کسی بھی منصوبہ کو کامیاب بنانے کے لیے کوشش کیا کرتے ہو خود اپنی زندگی کے پروجیکٹ اور منصوبہ کو کامیاب بنانے کے لیے بھی کوشش کرو، تیز گام بنو تیزی سے آگے بڑھو۔

اَزدواجی تعلق کی کامیابی :

اس منصوبہ کو کامیاب بنانے کے لیے جس طرح باہر کے مددگاروں کی ضرورت ہے اِسی طرح ایک ایسے مددگار کی بھی ضرورت ہے جو اندرونِ خانہ مدد کرے جو ہر وقت کا ساتھی ہو اور زندگی بھر ساتھ رہے جس کی ہمدردانہ رفاقت تسکینِ حیات کا سامان ہو اور جس کی دینی زندگی سے ہماری دینی زندگی کو سہارا ملے ایسی رفیقۂ حیات کو حاصل کر لینا نکاح کی کامیابی ہے۔ایک مومن جس کی نظر آخرت پر رہتی ہے وہ نکاح اسی لیے کرتا ہے کہ ایسی رفیقۂ حیات حاصل کر لے جو اُس کی دینی زندگی میں مددگار رہو چنانچہ سیّدالانبیاء محبوب رب العالمین ﷺ کا ارشاد ہے۔

تُنْکَحُ الْمَرْأَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَ لِحَسَبِهَا وَ جَمَالِهَا وَلِدِیْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّیْنِ تَرِبَتْ یَدَاکَ . (بخاری شریف کتاب النکاح رقم الحدیث ۵۰۹۰)

''چار باتوں کی طمع میں عورتوں سے نکاح کیا جاتا ہے: مال کی طمع میں یا حسب نسب یا حسن و جمال کے شوق میں یا دینداری کی بناء پر، تو تیرا بھلا ہو تو دیندار کو حاصل کرنے میں کامیابی حاصل کر۔''

---

[1] سُورۂ اٰلِ عمران : ۱۳۲

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا :

رَحِمَ اللّٰہُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلّٰی وَاَیْقَظَ امْرَأَتَہٗ فَصَلَّتْ فَاِنْ اَبَتْ نَضَحَ فِیْ وَجْھِھَا الْمَآءَ ، رَحِمَ اللّٰہُ امْرَأَۃً قَامَتْ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلَّتْ وَاَیْقَظَتْ زَوْجَھَا فَصَلّٰی فَاِنْ اَبٰی نَضَحَتْ فِیْ وَجْھِہِ الْمَآءَ .[۱]

''خدا کی رحمت ہو اُس مرد پر جو تہجد کے لیے رات کو اُٹھے نماز پڑھے پھر بیوی کو جگائے وہ بھی نماز پڑھے اگر وہ نہ جاگے تو اُس کے منہ پر پانی کی چھینٹیں ڈال دے، اللہ کی رحمت ہو اُس عورت پر جو رات کو تہجد کے لیے اُٹھے نماز پڑھے پھر شوہر کو اُٹھائے وہ بھی نماز پڑھے اگر وہ اُٹھنے میں سستی کرے تو اُس کے منہ پر پانی کی چھینٹیں ڈال دے۔''

مقاصدِ نکاح :

(۱) آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ سب سے زیادہ غیرت مند ہے اللہ سے بڑھ کر کوئی غیرت مند نہیں، اللہ تعالیٰ کی غیرت ہی کا تقاضا ہے کہ اُس نے تمام فحش باتوں کو وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ حرام قرار دیا۔[۲]

آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے جس میں بیوی کا خرچ برداشت کرنے کی ہمت ہو اُس کو نکاح کر لینا چاہیے کیونکہ نکاح نیچی نظر رکھنے اور پاک دامن رہنے کا سب سے زیادہ مؤثر ذریعہ ہے اور جس میں یہ ہمت نہ ہو اُس کے لیے روزہ رکھنا ضروری ہے کہ غلط جذبات معطل اور کند ہوں۔[۳]

(۲) دنیا کی رونق نسلِ انسان سے ہے اور اُمتِ محمدیہ کی کثرت آنحضرت ﷺ کے لیے باعثِ فخر ہے اسی لیے ارشاد ہوا : تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَاِنِّیْ مُکَاثِرٌ بِکُمُ الْاُمَمَ [۴] یعنی ایسی عورتوں سے نکاح کرو جن کے خاندانی حالات کا لحاظ کرتے ہوئے توقع ہو کہ وہ اُنسیت اور محبت سے کام لینے

---

[۱] مشکوۃ شریف رقم الحدیث ۱۲۳۰ [۲] بخاری شریف کتاب التوحید رقم الحدیث ۷۴۱۶
[۳] بخاری شریف کتاب النکاح رقم الحدیث ۵۰۶۶ [۴] مشکوۃ شریف رقم الحدیث ۳۰۹۱

والی ہیں اور اولاد بھی اُن کے زیادہ ہوتی ہے کیونکہ اُمت کی زیادہ کثرت میرے لیے باعثِ فخر ہوگی۔

(۳) نیز ارشاد ہوا : قریش کی عورتیں سب سے اچھی ہیں بچوں پر عاقلانہ اور سلیقہ مندانہ شفقت کرتی ہیں اور شوہر کی چیزوں کی نگرانی رکھتی ہیں۔ (صحاح)

(۴) آنحضرت ﷺ نے حضرت فاطمہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کی ذمہ داریاں اِس طرح تقسیم فرمادیں کہ گھر کے کاموں کی ذمہ دار حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور باہر کے کام حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ذمہ چنانچہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا گھر کی صفائی خود کرتی تھیں چکی پیستی تھیں پانی بھی وہی لاتی تھیں (رضی اللہ عنہم اجمعین)۔ (الدرالمختار باب النفقہ)

نکاح کی حیثیت :

ایک شخص پاک دامن رہتے ہوئے تن تنہا بیوی کے بغیر بھی زندگی کا سفر طے کرسکتا ہے لیکن وہ نظامِ قدرت کے تقاضوں سے منہ موڑ رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کے احسان و انعام کو قبول کرنے سے پہلو تہی کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عورت کو اِس لیے پیدا کیا ہے کہ مرد کے لیے باعثِ تسکین ہو[1] یہ اللہ تعالیٰ کے اس حسان کو قبول نہیں کر رہا اللہ تعالیٰ نے اس کو ایک طاقت بخشی اس کو صحیح اور جائز طریقہ پر استعمال کرنے کے بجائے اس کو ضائع کر رہا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے عطیہ کی ناسپاسی اور ناشکری کر رہا ہے معاذ اللہ! اسی لیے آنحضرت ﷺ نے نکاح کو اپنی سنت فرمایا اور ارشاد فرمایا مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ [2] یعنی جو میری سنت سے منہ موڑے وہ میرا نہیں۔

مختصر یہ کہ اگر ضروریاتِ نکاح پوری کرنے کی ہمت ہو تو نکاح کر لینا سنت ہے اور اگر گناہ میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہو تو نکاح کر لینا واجب ہو جاتا ہے اور خرچ کی ہمت نہ ہو تو خطرہ سے نجات کی سبیل روزہ ہے یعنی فاقہ جو روزہ کی صورت میں ہو۔

---

[1] ﴿ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ﴾ (سُورۃ الاعراف : ۱۸۹)

[2] بخاری شریف کتاب النکاح رقم الحدیث ۵۰۶۳

طلاق :

انتخاب میں غلطی ہوئی اور ایسی رفیقۂ حیات میسر نہ آسکی جو آپ کی دینی زندگی میں مددگار ہو یا بعد میں کچھ ناگوار صورتیں پیش آگئیں تو اللہ تعالیٰ کا حکم پھر بھی یہ ہے :

﴿ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّ يَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ﴾ (سُورة النساء : ١٩)

''گزران کرو اِن عورتوں کے ساتھ (اچھی طرح) خوبی کے ساتھ۔ اگر تم اُن سے کراہیت کرو (تم کو وہ پسند نہ ہوں) تو ممکن ہے تم ایک شے سے کراہیت کرو اور کردے اللہ تعالیٰ اُس میں خیرِ کثیر (کوئی بڑی بھلائی اور بڑی منفعت)۔''

مطلب یہ ہے کہ ناگواری اور ناپسندیدگی کے باوجود تمہیں نباہنا چاہیے تمہارا سلوک اچھا ہی رہنا چاہیے، بہت سی خرابیوں میں کوئی خوبی بھی ہوتی ہے، اس کی قدر کرو اور برداشت سے کام لو البتہ حسبِ ضرورت تنبیہ بھی کر سکتے ہو، نقطہ نظر اصلاح ہونا ضروری ہے، اصلاحی نقطۂ نظر سے جو تنبیہ ہو اللہ تعالیٰ نے درجہ بدرجہ اُس کی ترتیب یہ بیان فرمائی ہے :

﴿ وَالّٰتِىْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِى الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ج فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ﴾ (النساء : ۳۴)

''اور وہ عورتیں جن کی بد دماغی کا خطرہ ہو اُن کو نصیحت کرو، (اگر نہ مانیں تو) اُن کو اُن کے لیٹنے کی جگہ میں تنہا چھوڑ دو (اس کی پہلی شکل یہ ہوسکتی ہے کہ تم اُسی کمرہ میں رہو لیکن الگ بستر پر، دوسری شکل یہ کہ اُس کمرے میں بھی نہ لیٹو دوسری جگہ رہو بہرحال اس مرحلہ پر عورت کو کمرہ سے نہیں نکالا جائے گا، اب بھی اثر نہ لیں تو) کچھ ضرب بھی لگا سکتے ہو (مگر ایسی نہیں جیسے غلام باندی کو بلکہ بہت معمولی مثلاً مسواک ماردو) پھر اگر وہ تمہاری اطاعت کرنے لگیں (اور تمہاری بات ماننے لگیں) تو اُن پر کوئی بہانہ نہ ڈھونڈو (یہ ہمیشہ ذہن میں جمائے رکھو کہ تمہارا ہر ایک

قول و فعل اللہ تعالیٰ کے سامنے ہے) بیشک اللہ (تم سے بھی) بہت بلند بہت عظمت والا ہے (تم بیوی سے بلند بھی ہو اور بڑے بھی مگر خدا کے سامنے تمہاری بلندی اور عظمت ہیچ ہے)۔''

﴿ وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَ حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا﴾ (سُورة النساء : ۳۵)

''اور اگر (یہ تمام کوشش ناکام رہے اور لوگوں کو) خطرہ ہو کہ اِن دونوں کا اختلاف باقی ہی رہے گا خود آپس میں اپنے طور پر نہ سلجھا سکیں گے تو (اے رشتہ دارو تمہارا یہ کام ہونا چاہیے) کہ بھیجو ایک پنچ (ایسا آدمی جو تصفیہ کرانے کی صلاحیت رکھتا ہو) مرد کے خاندان سے اور ایک (ایسا ہی پنچ) عورت کے خاندان سے، اگر یہ دونوں اصلاح (اور معاملات کے سلجھانے) کا ارادہ کر لیں گے تو اللہ تعالیٰ میاں بیوی میں بھی موافقت پیدا کر دے گا (بشرطیکہ وہ خود بھی موافقت کا ارادہ رکھتے ہوں اور پنچوں کی بات مانیں) بے شک اللہ تعالیٰ بڑا علم والا ہے جو ہر ایک بات کی خبر رکھتا ہے۔''

آخری چارۂ کار :

اگر کوئی صورت موافقت کی نہیں ہو سکی تو آخری چارۂ کار جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ نہیں ہے بلکہ نہایت ہی مکروہ ناپسند اور مبغوض ہے وہ طلاق ہے آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے۔

اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَى اللّٰهِ الطَّلَاقُ . (مشکوۃ شریف رقم الحدیث ۳۲۸۰)

''جو چیزیں حرام نہیں حلال اور جائز ہیں اُن میں جو چیز اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض اور قابلِ نفرت ہے وہ طلاق ہے۔''

ضروری تنبیہ :

لیکن یاد رکھیے اور پوری طرح یاد رکھیے اگر خدانخواستہ طلاق کی نوبت آئے تو تین طلاقیں ہرگز نہ دیجیے، دوستوں کو بھی تاکید سے سمجھا دیجیے، بیک وقت تین طلاقوں کو 'طلاقِ بدعی' کہا جاتا ہے

جو مکروہ ہے یعنی طلاق عند اللہ مبغوض اور اِس مبغوض پر یہ مکروہ (معاذ اللہ) کریلا اور نیم چڑھا۔ نیز یہ بھی ضروری ہے کہ ماہواری کے دنوں میں طلاق نہ دی جائے یہ بھی مکروہ ہے۔

طلاقِ رجعی :

طہر میں (یعنی جب ماہواری کے ایام نہ ہوں) صرف ایک طلاق دی جائے، اگر ایک طلاق دی ہے تو زمانہ عدت میں مرد رجوع بھی کر سکتا ہے اس کے لیے بیوی کے راضی ہونے کی ضرورت نہیں ہے بیوی نہ چاہے تب بھی مرد رجوع کر سکتا ہے اور حسبِ سابق میاں بیوی کا تعلق قائم رکھ سکتا ہے۔ صرف دو طلاقیں دی جائیں خواہ ایک مرتبہ میں یا دو مرتبہ میں تب بھی یہی حکم ہے کہ زمانہ عدت میں مرد کو رجوع کر لینے کا اختیار رہے، رجوع زبان سے کہنے سے بھی ہو سکتا ہے اور زبان سے کچھ نہ کہے میاں بیوی والا معاملہ کر لے تب بھی رجوع ہو جائے گا، اگر زمانۂ عدت ختم ہو گیا ہے یعنی تین ماہواری آچکیں تو اب رجوع نہیں کر سکتا البتہ نکاح کر سکتا ہے بشرطیکہ بیوی راضی ہو، عدت ختم ہو جانے کے بعد عورت آزاد ہو جاتی ہے وہ آپ کے سوا کسی دوسرے مرد سے بھی نکاح کر سکتی ہے۔

تین طلاقیں :

تین طلاقوں کے بعد خواہ وہ ایک وقت میں ہوں یا یکے بعد دیگرے الگ الگ اوقات میں ہوں مرد رجوع نہیں کر سکتا بلکہ ''حلالہ'' کے بغیر نکاح بھی نہیں کر سکتا۔ طلاق مرد ہی دے سکتا ہے عورت طلاق نہیں دے سکتی۔

خلع :

اگر عورت رہنا نہیں چاہتی تو وہ مرد سے التجا کر سکتی ہے کہ وہ اس کو طلاق دے دے اور وہ مہر معاف کر دے گی یا اگر لے چکی ہے تو واپس کر دے گی اِس کو ''خلع'' کہا جاتا ہے، خلع کی صورت میں مرد کو اُس سے زائد نہیں لینا چاہیے جو اُس نے مہر کی صورت میں دیا ہے، زیادہ لینا مکروہ ہے۔ (جاری ہے)

سلسلہ نمبر۲ قسط : ۱

"خانقاہِ حامدیہ" کی جانب سے اَنوارِ مدینہ میں شیخ الاسلام حضرت اقدس مولانا سیّد حسین احمد مدنی قدس سرہ العزیز کے مضامین شائع کرنے کا اہتمام کیا جا رہا ہے حضرتؒ کے متوسلین وخدام سے التماس ہے کہ اگراُن کے پاس حضرتؒ کے مضامین ہوں تو اِدارہ کو اِرسال فرما کرعندالناس مشکوراور عنداللہ ماجور ہوں۔(اِدارہ)

معراجِ جسمانی ...... ایک نا قابلِ انکار حقیقت

﴿ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی قدس سرہ العزیز ﴾

معراج کی حقانیت اور سائنسی اصولوں کی ناپائیداری

سچے مذہب کی تعلیم اور اُس کے اثرات :

سچے مذہب کی تعلیم چونکہ ایسے مقدمات[1] پر مبنی ہوتی ہے جن میں کسی قسم کی کمزوری نہیں ہوتی اور نہ اُن میں وہم وخیال کے تصرفاتِ بیجا کو راہ ہوتی ہے ﴿ لَا یَأْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ﴾ اس کے آگے پیچھے سے کسی قسم کی باطل چیز نہیں آسکتی وہ ایک ایسے کامل العقل، راست باز، ہمدردِ خلائق، حکیم کے ذریعہ سے کی جاتی ہے جس نے اپنے کمالات کو آفتاب سے زیادہ تر روشن ثابت کر دیا ہو یہی وجہ ہے کہ اُس زمانہ کے سمجھدار عمدہ روحانی قابلیت والے اشخاص اس کی روشنی اور ہدایت کے اسی طرح گرویدہ ہو جاتے ہیں جس طرح صحیح اور تندرست معدہ عمدہ غذا کا فریفتہ ہوتا ہوا اُس کو اچھی طرح ہضم کر لیتا ہے (جس کا اندازہ اِن قرآنی آیات سے بخوبی ہو جاتا ہے)

﴿ هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ o الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ ﴾ (سُورۃ البقرہ : ۲،۳)

[1] اصولوں

''یہ قرآن زور دار ہدایت کرنے والا اُن لوگوں کے لیے ہے جن کے روحانی اعضاء صحیح وسالم ہیں، اُن میں خدا سے ڈرنے اور اُس کے مخالف اُمور سے پرہیز کرنے کا مادّہ موجود ہے، وہ غیب کی (آنکھوں سے اوجھل ہونے والی) باتوں پر (دلائلِ باہرہ کی بنا پر) یقین لاتے ہیں۔''

مگر جس طرح بیمار اور ماؤف معدہ غذاءِ صالح سے نہ صرف نفرت ہی کرتا ہے بلکہ بسا اوقات اُس کو ایسی غذا سے نقصان بھی پہنچ جاتا ہے اسی طرح ایسی صاف اور تیز روشنی سے اُن لوگوں کو جن کا روحانی معدہ خراب اور مریض ہے نفرت ہوتی ہے اور وہ بجائے ہدایت کے گمراہی کے گڑھوں میں گر جاتے ہیں۔ (اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے)

﴿ یُضِلُّ بِہٖ کَثِیْرًا وَّ یَھْدِیْ بِہٖ کَثِیْرًا ط وَمَا یُضِلُّ بِہٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِیْنَ o الَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَھْدَ اللّٰہِ مِنْ بَعْدِ مِیْثَاقِہٖ وَیَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰہُ بِہٖٓ اَنْ یُّوْصَلَ وَیُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ ط اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ﴾ (سورۃ البقرہ :۲۶ ، ۲۷)

''خداوند کریم بہت سے لوگوں کو اِس قرآن کی روشنی سے گمراہ کرتا ہے اور بہتوں کو ہدایت کرتا ہے سوائے (اُن) فاسقوں کے جن کے روحانی اعضاء برباد ہوگئے ہیں کسی کو گمراہ نہیں کرتا، یہ (فاسق) لوگ خدا کے عہدوں کو مضبوط کرنے کے بعد توڑتے ہیں اور جن چیزوں کے جوڑنے کا حکم خدا نے دیا تھا اُن کو کاٹتے ہیں اور زمین میں فساد کرتے ہیں یہی لوگ ٹوٹے[۱] میں پڑنے والے ہیں۔''

ہاں ہاں آفتاب اپنی بے نہایت نورانیت اور تابش کی وجہ سے اگرچہ ایک عالَم کے لیے رحمت کاملہ ہے مگر شپّر[۲] ....وغیرہ کے لیے باعثِ عذاب بھی ہے، شیرینی تندرست آدمی کے لیے نہایت مرغوب ہے مگر صفراوی بیمار کے لیے بے حد آزار رساں، جس طرح احول (بھینگے) کو ایک چیز دو دکھائی دیتی ہیں اور اِس امر میں وہ اپنے آپ کو حقانی سمجھتا ہے اسی طرح روحانی امراض والے بہت سی

---

[۱] خسارہ [۲] چمگادڑ

اُن یقینی اور قطعی باتوں کو نہ صرف اِشتباہ کی نظر سے دیکھتے ہیں جن کو ایک سچا ریفارمر اعلیٰ درجہ کا ذکی اور عقلمند پیغمبر لے کر آیا ہے بلکہ اِس پر نہایت زور شور سے انکار کرتے ہیں اُس کا مذاق اُڑاتے ہیں آوازیں کستے ہیں اُس کو مجنون و دیوانہ بتاتے ہیں حالانکہ خود بیماریوں اور کم عقلیوں میں مبتلا ہیں اگر وہ اپنی بیماری کو پہچان جاتے تو یہ خرابی اُن میں رُونما نہ ہوتی۔

واقعہ معراج اور اُس کے منکرین :

ہر پیغمبر کے زمانہ میں یہ حالت پیش آئی اور جناب سیّد الرسل علیہ السلام کے زمانہ نبوت میں بھی یہی واقعہ درپیش رہا، معراجِ جسمانی کا وہ مشہور و معروف واقعہ جس سے نہ صرف احادیثِ صحیحہ کے دفاتر بھرے ہوئے ہیں بلکہ سورۂ اسراء اور سورۂ نجم کی آیتیں بھی کفایت سے زیادہ اس پر روشنی ڈال رہی ہیں، ہر زمانہ میں کم عقلوں اور روحانی بیماروں کے لیے موجبِ حسرت و یاس ہوتا رہا خود زمانہ نبوت میں بہت سے لوگوں کی گمراہی اور ضلالت اِس کے باعث ظاہر ہوئی اور اِرتداد کے گڑھے میں گر کر بہتوں کو اپنا دین و اِیمان گنوانا پڑا، اُن کو ایسی تیز اور قوی حرکت اپنے جیسے جسم سے اِدراک عقل اور سمجھ سے بالا معلوم ہوئی اور مستحیل الوقوع خیال کرنے لگے، ہر چند بعد اَز امتحان جس میں بیت المقدس کی عمارت اور راستہ کی تفصیلات آنے اور جانے والے قافلوں کی کیفیت کا سوال تھا بہت سے لوگوں کو سچائی کا یقین ہوگیا (کیونکہ جنابِ رسول اللہ ﷺ نے اس امتحان میں نہایت اعلیٰ درجہ کی ڈگری حاصل کر لی تھی اور آپ کی خبریں واقعی ثابت ہوئی تھیں) مگر تاہم ایک جماعت اپنے گمراہانہ اصرار پر جمی ہی رہی۔

جس طرح قرونِ اُولیٰ اسلامیہ میں جبکہ یونانی فلسفہ عربی زبان میں ترجمہ ہو کر شائع ہوا تو اُس کے کمزور اور غیر قطعی اصولوں نے ایک تو کریلا کڑوا اور نیم چڑھا کا کام دیا، اس بطلیموسی فلسفہ کی بنا پر وہ شبہ جسمانی سریع الحرکتی کا تو تھا ہی آسمانوں کے دروازوں اور اُس سے تجاوز کر کے صعود وغیرہ کے بھی کمزور شبہات پیش آئے، ان کو آسمانوں میں خرق والتیام کا ہونا، ہر دو آسمان میں فاصلہ عظیمہ کا متحقق ہونا وغیرہ وغیرہ امور باعثِ پریشانی ہوئے، اُس زمانہ میں بھی بہت سے لوگ ڈگمگا گئے، اگر ایک جماعت نے اپنے تدّین کا ثبوت انکار معراجِ جسمانی اور اثبات معراجِ روحانی سے دیا تھا تو دوسری جماعت نے

بالکل صاف انکار کردیا یا طرح طرح کی تاویلیں کیں، مَلاحدہ[1] بھی مختلف وجوہ سے آوازیں کسنے لگے۔

سائنسِ جدید کا دور دورہ اور اُس کے مقابلہ میں مذہبی اصول میں کتر بیونت :

اُس زمانہ یورپیت میں بھی جبکہ فیثا غورثی سائنس کا دور دورہ ہوا اور آلاتِ جدیدہ اور اختراعاتِ ریاضیہ نے اپنا پُرزور مظاہرہ کیا تو مشرقی عقول مغرب کے سفسطہ[2] کے سامنے اِس طرح سر بسجود ہوگئیں کہ جو کچھ بھی کسی مغربی یورپین نے کہہ دیا بغیر تحقیق مقدمات و تدقیق دلائل آمَنَّا اور سَلَّمْنَا کہنے لگے، اسکولوں اور کالجوں وغیرہ میں یہ فلسفہ داخل کیا گیا اور صاف ہونے والے سینوں اور خالی قلوب میں اِس کا نشو ونما اس طرح سے ظہور پذیر ہوا کہ جو جو اصول اور مقدمات اس فلسفہ جدیدہ کے اُن کو وہاں پلائے گئے تھے نہایت مضبوطی اور آسانی کے ساتھ ان کے قوائے فکریہ اور ارواح میں بیچ گئے، اور وہی قطعی نتائج اور یقینی اصول دکھائی دینے لگے ان کا انکار یا ترمیم سب سے بڑا جرم معلوم ہونے لگا مذہبی اصول و قواعد خواہ کیسے ہی قوی اور یقینی کیوں نہ ہوں ان سائنسی اصولوں کے مقابلہ میں کمزور ہی نہیں بلکہ ہیچ بھی معلوم ہونے لگے۔

ان مذہبی اصولوں کے دلائل، ان کے مقدمات، ان کے وسائل وغیرہ کو اپنی سادہ لوحی اور یورپ کی تقلید و سائنسِ جدید کی بے وجہ تصدیق کی بنا پر اُن لوگوں نے نہ صرف غیر قابلِ التفات قرار دیا بلکہ اِن کو لچر اور پوچ خیال کرتے ہوئے پس پشت ڈال دیا، یا تو مذہب سے بالکل بیگانہ بن گئے اور یا ان مذہبی اصولوں اور مسلماتِ امور کی کانٹ چھانٹ تنسیخ و تبدیل اس طرح پر کردی کہ سائنسِ جدید کا تصادم بالکل جاتا رہے، انہوں نے سائنس کے اصول کو اپنی مساعی کا نقطۂ نظر اور امام بنایا اور مذہبی قطعی اصولوں کو موم کی ناک اور بزعمِ خود مذہب کے بہت بڑے حامی اور مددگار بن گئے، اپنی تقریروں اور تحریروں میں جس طرح اصولِ مذہبی کو پوری طرح تسلیم کرنے والوں پر تبرا بازی کا بازار گرم کرتے ہوئے اُن کی تجہیل اور تصفیہ کی اسی طرح خراجِ تحسین وصول کرنے کی غرض سے اپنی مساعی کو جمیلہ اور اپنی کوششوں کو دقیقہ بھی دکھلایا۔

---

[1] ملحدین [2] مغالطہ آمیز قیاس سے استدلال کرنے والا

واقعہ معراج کے مذہبی اصول و مسلّمات پر سائنس و فلسفہ کی دقیقہ سنجی [۱] :

چنانچہ کسی نے کوشش کی کہ روایتِ معراج میں خلافِ واقعہ اِنقطاع اور ضعف ثابت کرے، کسی نے سعی کی کہ ان میں اضطراب کا پھندا ڈال کر صحت اور اعتبار کے میدان سے دور پھینک دے، کسی نے قلم اُٹھایا تو معراجِ جسمانی کی روایتوں پر نام نہاد اعتراضوں کی بوچھاڑ کر کے روحانی معراج کا ڈنکا بجایا، کسی نے اس کو بیداری اور یقظہ کے مقام سے نکال کر خواب اور رؤیا کا خوش کن جنگل دکھایا۔ روایت [۲] کے فن میں جب داخل ہوئے تو مسلماتِ فنِ روایت کے نہایت مضبوط قلعوں کو نہ صرف مسمار کر بیٹھے بلکہ اس پر اِس قدر زور شور کی گُرز باری اور گولہ اندازی کی کہ اُس کے اجزاء ریت بن کر اُڑ گئے حالانکہ فنِ تواریخ میں جب اُن کے قدم اُٹھے تو اس میں لاکھوں قسم کی ایسی کمزوریوں کے موجود ہوتے ہوئے جن کا فنِ حدیث کی ضعیف سے ضعیف روایت میں عشر عشیر بھی موجود نہیں ہے ان تاریخی واقعات کو قطعی اور یقینی شمار کرنے لگے۔ فنِ درّایت [۳] میں جب انہوں نے جادہ پیمائی شروع کی تو سائنس اور فلسفہ کے ان مسلمات اور اصولوں کے سامنے جن کا ماننا محض تقلید یا شخصی خیال یا کمزور استخراج کی بناء پر ہے قوی سے قوی اصولِ مذہبی کی توہین کرنے لگے اور سائنس جدید جس کی تکمیل کا دروازہ باقرار اَربابِ فن ابھی تک بند نہیں ہوا اور نہ اُس کے آلاتِ علم ابھی تک پایۂ اِنتہا کو پہنچے ہیں جس میں روزانہ نئی نئی زیادتیاں اور تنسیخ و تبدیل ہوتی رہتی ہیں اُس کے قواعد کو برہانی اور اٹل سمجھنے لگے، خود دیکھ رہے ہیں کہ عرصہ دراز تک علماءِ سائنس روحانیت کا انکار کرتے رہے مگر پھر واقعات و شواہد نے ایسا مجبور کیا کہ نہ صرف وجودِ جنات و ملائکہ کے مقر ہوئے بلکہ امریکہ کے مشہور مشہور سائنسدان ہمزاد کے وجود کے بھی مقر ہو گئے اور اس کے لیے دلائلِ حسیّہ اور غیر حسیّہ کو قائم کرنے لگے، ایک عرصہ تک آفتاب کو غیر متحرک مانا جاتا تھا مگر پھر اکتشافات نے مجبور کیا کہ نہ صرف اس کے لیے حرکت وضعی (دَوری) کا اقرار کیا جائے بلکہ حرکت اَینی بھی اپنے محور پر تسلیم کی جائے جس طرح روحانیت اور فلکیات میں بیشمار تحقیقات روزانہ ہوتی رہتی ہیں اور سائنس ان کی بناپر اپنی سابقہ غلطی تسلیم کرتے ہوئے پرانے قواعد اور

---

[۱] باریک بینی [۲] علمِ حدیث کی اصطلاح [۳] علمِ حدیث کی اصطلاح

مسلمات میں تغیر و تبدل کرتی رہتی ہے یہی حالت جمادات، نباتات وغیرہ میں بھی جاری ہے آج جمادات میں نہ صرف زوجیت کا اقرار ہے بلکہ ان میں تعشق و نفرت، رنج و راحت، دل اور روح وغیرہ وغیرہ حالتیں بھی مانی اور ثابت کی جاتی ہیں۔

علم طبقات الارض میں اور علیٰ ہذا القیاس احجار و جواہر وغیرہ میں روزانہ جو جو اکتشافاتِ جدیدہ واقع ہو رہے ہیں اُن کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیا تعجب کی بات نہیں ہے کہ ایک ایسے فن کو جو کہ پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچ سکا اپنا امام بنایا جائے اور باوجود ضعفِ دلائل فن سائنس جدید، مذہب کے قطعی اصولوں میں اعتراضات کو جگہ دی جائے، تبدیلی وغیرہ ظاہر کی جائے اور روایات وغیرہ میں باوجود صحت و قطعیت اشتباہات پیدا کیے جائیں۔

سُرعتِ حرکت اور واقعہ معراج کے اِستحالہ پر ایک تفصیلی نظر :

جو فتنہ سرعتِ حرکت کا زمانہ نبوت میں پیدا ہوا تھا اور قرونِ سابقہ میں اُس پر استزادہ کی نوبت آئی تھی وہی فتنہ مع زیادتِ متعددہ آج بھی پیش آرہا ہے آج یہ بھی سوال اُٹھایا جاتا ہے کہ آسمانوں کا وجود نہیں، ہوا دو تین میل کے بعد ایسی نہیں کہ کوئی حیوان اُس میں زندہ رہ سکے وغیرہ وغیرہ۔ بڑی چیز اس مقام میں جس نے ہر زمانہ کے لوگوں کو حیرت میں ڈالا وہ حرکت کی سرعت کا انتہائی درجہ ہے جس نے جناب رسول اللہ ﷺ کو چشم زدن میں بیت المقدس (یروشلم) پہنچایا پھر وہاں سے ساتوں آسمانوں کی درمیانی مسافت کو قطع کرا کے غیر محدود مقام تک سیر کرائی اور پھر تھوڑی سی مدت میں واپس بھی پہنچا دیا، رات کا حصہ بھی ختم نہ ہونے پایا تھا کہ یہ سب کارروائی اختتام کو پہنچ گئی۔ یہ چیز اگرچہ جہلاءِ عرب کے لیے ایک درجہ میں موجب انکار ہو سکتی تھی مگر قرونِ اُولیٰ اسلامیہ کے فلسفیوں کے لیے نہایت تعجب خیز ہے اور اُس زمانہ کے سائنس داں روشن خیالوں کے لیے اِس سے بھی زیادہ باعثِ تعجب ہے۔

ہم اس مقام پر قدرے تفصیلی روشنی ڈالنا مناسب سمجھتے ہیں، عرب کے احوال پر اوّلاً اور قرونِ اُولیٰ اسلامیہ کے مسلمات پر ثانیًا اور اپنے زمانہ کے سائنس داں حضرات کے اصولوں پر ثالثًا تھوڑی سی بحث کریں گے۔

(۱) عرب کے باشندے کہانت کو تسلیم کرتے تھے جس کا حصول جنات سے ہوتا تھا، جنات کی تیز اور تند حرکت کے ماننے میں ان کو پس و پیش بھی نہ ہوتی تھی اسی طرح ملائکہ اور فرشتوں کی تیز اور قوی حرکت کا اُن کو اقرار تھا اور یہی وجہ تھی کہ باوجود جنابِ رسول اللہ ﷺ کی ہر قسم کی مخالفت اور تکذیب کے اُنہوں نے کبھی اِس مقدمہ کا انکار نہیں کیا کہ بہت جلد بارگاہِ خداوندی سے فرشتہ وحی لے آتا ہے یہ کبھی نہیں کہا گیا کہ کسی فرشتہ میں یہ قوت نہیں کہ چشم زدن میں آسمانوں کے اُوپر سے کوئی چیز لا سکے اور نہ فرشتوں کے وجود کا اُن کو انکار تھا اس لیے اُن کو سوچنا چاہیے تھا کہ جبکہ جنات فرشتوں وغیرہ میں اس قدر قوت ہے کہ آناً فاناً میں کہیں سے کہیں پہنچ جاتے ہیں تو اگر روحِ نبوی میں اس قدر قوت ہو کہ آناً فاناً میں اِس جسم کو لے کر آسمانوں اور اُن کے اُوپر تک پہنچ جائے یا جسم نبوی نے روحِ قویہ کی مجاورت کی وجہ سے روحانی خفت ایسی پیدا کر لی ہو کہ آناً فاناً میں روح کے ساتھ اُڑتی چلی جائے یا کسی قوی فرشتہ نے آنحضرت ﷺ کی روحانی اور جسمانی برداشت کی اور آپ کو اپنی قوت سے ایک منٹ میں کہیں سے کہیں اُٹھا کر پہنچا دیا تو کیا استبعاد ہے اور کیوں یہ امر محال شمار کیا جائے ؟ یہی وجہ ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اِس کی خبر دی گئی تو فرمانے لگے اگر جنابِ رسول اللہ ﷺ نے ایسا ارشاد فرمایا ہے تو ضرور وہ سچے ہیں، لوگوں نے جب اس پر تعجب کا اظہار کیا تو فرمانے لگے کہ ہم تو روزانہ اِس سے بھی زیادہ تر تیز اور زیادہ تر دُور کی خبریں سنتے رہتے ہیں اور ان کی تصدیق میں متامل نہیں ہوتے یعنی عرش بریں کے اُوپر سے صبح و شام وحی دم کی دم میں آتی ہے اور جنابِ رسول اللہ ﷺ کو ہم سچا جان کر اطاعت و فرمانبرداری کا دم بھرتے ہیں پھر اس معراج میں کون سا اچنبھا ہے ؟ اس جواب نے استہزا کرنے والوں اور معترضین کے منہ میں پتھر بھر دیے اور اپنا سا منہ لے کر واپس ہوگئے، جن لوگوں کے حصہ میں سعادت ابدی لکھی ہوئی تھی اور ان کو عقل و تدبر کا روشن مادّہ ملا تھا وہ سمجھ بوجھ کر ایمان اور اسلام پر قائم رہے اور جن کی سرشت گمراہی اور کم عقلی کی تھی وہ محال سمجھ کر باوجود وضوحِ دلائل وظہورِ معجزاتِ متعددہ اِرتداد اور کفر کی تاریکیوں میں ہمیشہ کے لیے گر کر برباد ہوگئے۔

(۲) بطلیموسی فلسفہ کے دلدادوں اور یونانی سائنس کے فریفتوں نے اس صغیر جسمِ انسانی کی اس قدر سریع حرکت کو مستحیل اور مستبعد خیال کیا مگر خود اپنے مسلمات سے غافل رہے، جرم [۲] آفتاب جو کہ بقول صاحبِ تذکرہ زمین سے ۱۶۶.۳۷۵ درجہ اور بقول طوسی و کاشی [۱] ۳۲۶ درجہ بڑا ہے (یعنی اِس قدر ضخامت اور بڑائی رکھتا ہے کہ زمین جیسے ایک سو چھیاسٹھ سے زائد اجسام اس سے بن سکتے ہیں اور دوسرے فلاسفہ کے نزدیک زمین جیسے تین سو چھبیس اجسام اُس میں سما سکتے ہیں) وہ اپنی وضعی (اپنی جگہ پر چکر کھانے والی) حرکت میں ایک سیکنڈ سے کم میں اپنے محیط کا آدھا حصہ طے کر لیتا ہے یعنی اس کے وہ اجزاءِ محیط جو کہ قطر کے ایک کنارہ پر تھے ایک سیکنڈ سے کم میں دوسرے کنارہ پر آجاتے ہیں غرضیکہ آفتاب کے محیطی اجزاء خواہ چھوٹے ہوں یا بڑے بقول صاحبِ تذکرہ ایک سیکنڈ سے کم میں بیس لاکھ پچھتر ہزار میل سے زیادہ مسافت طے کرتے ہیں اور بقول طوسی و کاشی چالیس لاکھ پچھتر ہزار میل ہر جزو طے کرتا ہے (کیونکہ زمین کا محیط پچیس ہزار میل قرار دیا گیا ہے، آفتاب کی ضخامت مذکورۃ الصدر کو ہر دو اقوال پر لحاظ کرتے ہوئے نصف محیط کو حرکت وضعی مذکور کا موضع حرکت قرار دیا جائے گا تو یہی مقدار نکلے گی) ایک سیکنڈ سے کم میں اس قدر مسافت کا قطع کرنا ایک ایسی سریع اور تیز حرکت ہے جس کی وجہ سے معراجِ جسمانی کی حرکت نہایت واضح طور پر قرینِ عقل معلوم ہوتی ہے اور ان مسلمات سائنس قدیم کا تسلیم کرنے والا کسی طرح بھی وقوعِ معراج میں شبہ نہیں کر سکتا پھر جبکہ جسمِ انسانی جیسے چھوٹے جرم کی حرکت خیال کی جائے تو اس سے ہزاروں گنا تیز حرکت کا ثبوت ملتا ہے جس پر ہم آئندہ روشنی ڈالیں گے۔

(۳) چونکہ سائنس قدیم آفتاب کے لیے علاوہ حرکت وضعی حرکت اینی قسری غیر قسری دونوں قسم کی تسلیم کرتی ہے اور قسم اوّل یعنی قسری کا دورہ چوبیس گھنٹہ میں اور قسم دوم یعنی غیر قسری (طبعی) کا دورہ سال بھر میں تمام ہوتا ہے اس لیے جنابِ رسول اللہ ﷺ کی معراجی حرکت کو آفتاب کی

---

[۱] نصیر الدین محمد الطّوسی فلکیات کا ماہر سائنسدان (۱۲۰۱ء۔۱۲۷۴ء) پیدائش : طوسی ، وفات : بغداد۔ جمشید الایرانی الکاشی فلکیات کا ماہر سائنسدان (وفات : ۱۴۳۴ء) [۲] جسم

قسمِ اوّل (قسری) والی حرکت پر قیاس کرتے ہیں تو استحالہ تو درکنار تعجب اور استبعاد بھی رفو چکر ہو جاتا ہے علم مساحت اور ریاضی میں تسلیم کیا گیا ہے کہ قطر کرۂ مساحت میں محیط کی ایک تہائی سے کچھ کم ہوتا ہے اور چونکہ جنابِ رسول اللہ ﷺ کی حرکت قطر پر تھی محیط پر نہ تھی اور چونکہ ابتدائی حرکت مرکز عالم کے بُعد سے تھی اور چونکہ زمین کی سطح ظاہری پر سے ابتدا واقع ہوئی یعنی مرکز عالم سے حسبِ تصریحات سائنس قدیم تین ہزار آٹھ سو ساڑھے سترہ (۳۸۱۷.۵) میل اُوپر سے واقع ہوئی اس لیے جنابِ رسول اللہ ﷺ کی حرکت معراجی کی مسافت چھٹے حصہ سے بھی کم ہوئی، جنابِ رسول اللہ ﷺ کا جسم مبارک اگر آفتاب کی مسافت جسم کے برابر ہوتا تو حسبِ قانون حرکتِ شمس یہ جملہ مسافت فقط تین گھنٹہ میں قطع ہو سکتی تھی جس میں آمد و رفت میں چھ گھنٹے خرچ ہوتے مگر جرم کی بڑائی کا مانع حرکت ہونا اور چھوٹائی کا مؤید حرکت ہونا بدیہی اور مسلم مسئلہ ہے اس لیے جب اس نسبت کو جو کہ جسم نبوی کو جرم آفتاب کے ساتھ ہے خیال کرتے ہوئے دونوں کی حرکت اور سرعت و بطوپر تقسیم کریں تو شاید دونوں حرکتیں (عروجی و نزولی) ایک سیکنڈ کی بھی متحمل نہ ہو سکیں گی، اگرچہ جناب رسول اللہ ﷺ کی مسافت حرکت فقط محیط فلک شمس تک محصور نہ تھی مگر فلک الافلاک جو کہ اپنی طبعی حرکت سے تمام ماتحت افلاک کو حرکت دے رہا ہے اور چوبیس گھنٹہ میں اپنا دورہ پورا کرتا ہے اُس کی حرکت محیطی اور قطری کا بھی وہی حال ہوگا جو فلک اور شمس کا ظاہر ہوا۔

(۴) سائنس قدیم اِس امر کو تسلیم کرتی ہے کہ جسم کبیر میں موانع حرکت اور عوائق بہت زیادہ ہوتے ہیں اور صغیر میں کم اور یہی وجہ ہے کہ حرکت دینے والے کو بڑے جسم کو حرکت دینا اور تیز لے جانا سخت دُشوار ہوتا ہے جو کہ جسم صغیر میں نہیں پایا جاتا۔ اور یہ بھی مسلمات سائنس قدیم میں ہے کہ دنیا میں سب سے بڑے پہاڑ (جس کی بلندی تقریبًا سات میل یعنی ڈھائی فرسخ ہے) کی نسبت زمین کے قطر سے ایسی ہے جیسی کہ جو کے چوڑائی کے ساتویں حصہ کی نسبت ایسے کرہ سے جس کا قطر ایک ذراع ہو اور چونکہ ایک ذراع چوبیس اُنگلیوں کا ہوتا ہے اور ایک اُنگلی چھ جو کی شمار کی گئی ہے اس لیے ایک ذراع ایک سو چوالیس جو کا ہوا جس کو اگر سات میں ضرب دیں تو وہ نسبت حاصل ہو سکے گی جو کہ جو کی چوڑائی

کے ساتویں حصہ کو ایسے کرہ سے ہوتی ہے جس کا قطر ایک ذراع ہو یعنی دنیا کے سب سے اُونچے پہاڑ کو زمین کے قطر کے ساتھ وہ نسبت ہے جو کہ ایک کو ایک ہزار آٹھ کے ساتھ ہے۔ اس کے بعد جسمِ انسانی کی دنیا کے سب سے اُونچے پہاڑ کی نسبت کو ملاحظہ فرمائیے کہ اِس ڈھائی گز کے اُونچے جسم کو ساتھ میل کے ساتھ کیا نسبت ہے اور پھر غور کیجئے کہ

اگر وہ قوت جو کہ آفتاب کو چوبیس گھنٹہ میں پورے محیط کو قطع کرا دیتی ہے اگر آفتاب کو بقیہ نصف قطر پر (بعد منہائی سطح زمین اَز مرکز عالم) حرکت دے گی تو تین گھنٹہ سے کم میں مسافتِ مذکورہ قطع ہو جائے گی۔

اور اگر جسمِ ارضی کو اِس مسافت پر حرکت دے گی اور بقول صاحبِ تذکرہ ہم زمین کو فقط ۱۶۶ درجہ ہی چھوٹا مانیں تو تقریبًا ایک منٹ چھ سیکنڈ میں پوری مسافتِ مذکورہ قطع کرا دے گی۔

اور اگر سب سے اُونچے پہاڑ جس کی بلندی ساتھ میل تھی اور جس کی نسبت زمین کے ساتھ وہ تھی جو کہ ایک کو ایک ہزار آٹھ سے ہے تو تقریبًا ایک منٹ کے ایک ہزار آٹھویں حصہ میں قطع کرا دے گی۔

اور اگر جسمِ انسانی کو جس کی نسبتِ جسمانی سب سے بلند پہاڑ کے ساتھ نہایت ہی ظاہر اور باہر ہے ایک سیکنڈ کے کتنے ہزار حصہ میں قطع کرا دے گی۔

افسوس ہے کہ بطلیموسی سائنس اور یونانی ہیئت و ریاضی پر ایمان لانے والوں نے اس حالت پر ذرا بھی غور نہ کیا اور نہایت ظاہر و باہر اور واقع ہونے والی شے کو محال سمجھ کر انکار کر بیٹھے، اپنے گھڑے ہوئے اصولوں پر توجہ نہ کی اور صحیح و مستند احادیث اور ظاہر و بین آیات میں طرح طرح کی تاویلیں گھڑنے لگے اور مذہب کے مسلمات کو سلام کر بیٹھے۔

ان لوگوں کو یہ شبہ بھی دامن گیر ہوا کہ معراج کی وہ کیفیت جو کہ آیتوں اور حدیثوں میں ذکر کی گئی ہے جب ہی قابلِ تسلیم ہو سکتی ہیں کہ آسمان میں خرق والتیام کو مانا جا سکے اس میں دروازہ وغیرہ مسلم ہو مگر فلسفہ قدیمہ اس کا منکر ہے، یہ شبہ ایک ایسا واہی ہے کہ سوائے اُس دہری اور ملحد کے جو کہ کسی آسمانی مذہب کو نہیں مانتا کوئی شخص تسلیم نہیں کر سکتا، فرشتوں کا عروج و نزول وحی کا اُترنا بغیر آسمان کے

اندر گزر گاہوں کے ممکن نہیں پھر قیامت کی یقینی خبریں قرآن شریف کی فسادِ عالم اور قیامِ قیامت پر صاف روشنی ڈالنے والی آیتیں خرق اور التیامِ اَجرامِ فلکیہ پر نہایت وضاحت سے دلالت کر رہی ہیں تو کیا اسلام کا دم بھرنے والے یا آسمانی ادیان کا اقرار کرنے والے اس میں متامل ہو سکتے ہیں۔

(جاری ہے)

وفیات

۲۰ ر جنوری کو مولانا تنویر احمد و حافظ فرید احمد صاحبان کی خالہ صاحبہ طویل علالت کے بعد لاہور میں وفات پا گئیں۔

۲ ر فروری کو جامعہ مدنیہ جدید کے محاسب منشی عبدالرؤف صاحب اچانک وفات پا گئے، مرحوم گزشتہ ساٹھ برس سے جامعہ میں خدمات انجام دے رہے تھے اللہ تعالیٰ اُن کی خدمات کو قبول فرما کر جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور اُن کے لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

جامعہ مدنیہ جدید اور خانقاہِ حامدیہ میں جملہ مرحومین کے لیے ایصالِ ثواب اور دُعائے مغفرت کرائی گئی اللہ تعالیٰ قبول فرمائے، آمین۔

قارئین انوارِ مدینہ کی خدمت میں اپیل

ماہنامہ انوارِ مدینہ کے ممبر حضرات جن کو مستقل طور پر رسالہ اِرسال کیا جارہا ہے لیکن عرصہ سے اُن کے واجبات موصول نہیں ہوئے اُن کی خدمت میں گزارش ہے کہ انوارِ مدینہ ایک دینی رسالہ ہے جو ایک دینی اِدارہ سے وابستہ ہے اِس کا فائدہ طرفین کا فائدہ ہے اور اِس کا نقصان طرفین کا نقصان ہے اس لیے آپ سے گزارش ہے کہ اس رسالہ کی سرپرستی فرماتے ہوئے اپنا چندہ بھی اِرسال فرمادیں اور دیگر احباب کو بھی اِس کی خریداری کی طرف متوجہ فرمائیں تاکہ جہاں اس سے اِدارہ کو فائدہ ہو وہاں آپ کے لیے بھی صدقہ جاریہ بن سکے۔ (اِدارہ)

صد سالہ عالمی اجتماع
بسلسلہ تاسیس جمعیۃ
صد سالہ عالمی اجتماع
بمقام
رائل ہومز سٹی
اضاخیل (نوشہرہ)
7 جمعہ
8 ہفتہ
9 اتوار
اپریل 2017ء
حضرت مولانا
سید ارشد مدنی مدظلہ
صدر جمعیۃ علماء ہند
زیر سرپرستی
حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب مدظلہ
امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان
حضرت مولانا
مفتی ابوالقاسم نعمانی مدظلہ
مہتمم دارالعلوم دیوبند
حضرت مولانا
سید محمود اسعد مدنی مدظلہ
ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند
زیر نگرانی
مولانا عبدالغفور حیدری صاحب
ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام
ڈپٹی چیئرمین سینٹ آف پاکستان
حضرت مولانا
محمد طلحہ کاندھلوی مدظلہ
جانشین شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا
جس میں دنیا بھر سے جید علماء، خصوصاً امام حرم مکی، جمعیۃ علماء ہند کے رہنما، اسلامی ممالک کے سفراء، عالمی تنظیموں
کے نمائندگان اور ملک بھر سے لاکھوں کی تعداد میں جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنان، قائدین شرکت کریں گے
جمعیۃ علماء اسلام

قسط : ۳

تبلیغِ دین

﴿ حجة الاسلام حضرت اِمام غزالی رحمة اللہ علیہ ﴾

حَامِدً وَّ مُصَلِّیًا ! اِس زمانے میں اَجزائے دین میں سے اَخلاقِ حسنہ کو عوام نے اِعتقادًا اور خواص نے عمدًا چھوڑ دیا ہے اِس سے جو مفاسدِ دینیہ اور دُنیویہ پیدا ہو رہے ہیں اُس کا یہی علاج ہے کہ اِس کی تعلیم اور اِس کی تنبیہ کی جائے چنانچہ سلف نے اِس میں مختلف و متعدد کتابیں لکھی ہیں اُن سب میں جامع اور آسان تصنیف حجة الاسلام حضرت اِمام غزالی رحمة اللہ علیہ کی ہے ، اُن میں رسالہ ''اَربعین'' یعنی ''تبلیغ دین'' مختصر اور آسان ہے اَکابرین خصوصیت کے ساتھ اپنے مریدین کو اِس کتاب کے پڑھنے کا اِرشاد فرماتے تھے اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے حضرت مولانا عاشق اِلٰہی صاحب رحمة اللہ علیہ کو کہ اُنہوں نے اِس کتاب کا اُردو ترجمہ نہایت خوبی کے ساتھ انجام دیا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ظاہر اور باطن کی اِصلاح کی توفیق عطا فرمائے اور اِس کو نافع اور مقبول بنائے ، خانقاہِ حامدیہ کی طرف اِسے نذرِ قارئین کیا جا رہا ہے۔ (اِدارہ)

اعمالِ ظاہری کے دس اُصول

(۲) تیسری اصل ...... روزہ کا بیان :

حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

''ہر نیکی کا دس گنا سے سات سو گنا تک نامہ اعمال میں ثواب لکھا جاتا ہے مگر روزہ خاص میرا ہے یعنی سب سے زیادہ محبوب ہے اور میں خود ہی اِس کا صلہ جو چاہوں گا

دُوں گا۔'' اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ

''ہر شے کا ایک دروازہ ہوتا ہے اور عبادات کا دروازہ روزہ ہے۔''

روزہ پر اِس قدر اجر و ثواب کا سبب دو باتیں ہیں :

اوّل : روزہ کھانے پینے اور مباشرت چھوڑنے کا نام ہے اور ایسا پوشیدہ کام ہے کہ جس پر اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی آگاہ نہیں ہوسکتا اور اس کے علاوہ جتنی عبادتیں ہیں مثلاً نماز، تلاوت، زکوۃ، حج یہ سب ایسی عبادتیں ہیں جن پر دوسرے لوگ بھی واقف ہوسکتے ہیں پس روزہ وہی مسلمان رکھے گا جس کو لوگوں میں اپنے عابد و زاہد کہلائے جانے کا شوق اور ریا و نمود کی محبت نہ ہوگی۔

دوم : روزہ سے دشمنِ خدا یعنی شیطان مغلوب ہوتا ہے کیونکہ جس قدر نفسانی خواہشیں ہیں سب پیٹ بھرنے پر اپنا زور دکھاتی ہیں اور شیطان ان ہی خواہشات کو واسطہ بنا کر مسلمان کا شکار کرتا ہے اور جب روزہ کی وجہ سے مسلمان بھوکا رہا اور تمام خواہشیں کمزور پڑ گئیں تو شیطان مجبور اور بے دست و پا ہوگیا چنانچہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ

''ماہِ رمضان میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں شیطان پابہ زنجیر ہو جاتا ہے اور ہاتفِ غیبی پکارتا ہے کہ اے بھلائی کے طلب گارو ! آگے بڑھو اور اے بدکارو ! باز آؤ۔''

خوب سمجھ لو کہ روزہ کے تین درجے تو اُس کی مقدار کے اعتبار سے ہیں اور تین ہی قسمیں اُس کی کیفیت کے اعتبار سے ہیں :

(۱) صومِ رمضان :

ادنیٰ درجہ : یہ ہے کہ صرف رمضان کے فرض روزے ہر سال رکھ لیا کرے۔

(۲) صومِ داؤدی کی فضیلت :

اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ جس طرح حضرت داؤد علیہ السلام روزہ رکھتے تھے اُسی طرح ایک دن تو

روزہ رکھے اور دوسرے دن نہ رکھے پھر تیسرے دن روزہ رکھے اور چوتھے دن نہ رکھے، روزمرہ روزہ رکھنے کی بہ نسبت یہ صورت بدرجہا بہتر ہے اور اِس کی وجہ یہ ہے کہ ہمیشہ روزہ رکھنے سے بھوکا رہنے کی عادت ہوجاتی ہے اور عادت ہوجانے کے بعد شکستگی اور قلب میں صفائی اور خواہشاتِ نفسانی میں ضعف وکمزوری محسوس نہ ہوگی حالانکہ روزہ سے یہی مقصود ہے، دیکھو مریض جب دوا کا عادی ہوجاتا ہے تو پھر دوا کچھ بھی نفع نہیں دیتی یہی سبب ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ سے روزہ کی بابت دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ ''ایک دن روزہ رکھو اور دوسرے دن کھاؤ پیو۔'' انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ میں اس سے بھی اعلیٰ درجہ چاہتا ہوں تو آپ نے جواب دیا کہ اِس سے اعلیٰ درجہ کوئی نہیں ہے۔

ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کو اِطلاع ہوئی کہ فلاں شخص ہمیشہ روزہ رکھتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ ایسا روزہ رکھنا نہ رکھنا دونوں برابر ہیں۔

(۳) پیر اور جمعرات کے روزہ کی حکمت :

متوسط درجہ یہ ہے کہ عمر کا تہائی روزہ میں صرف ہوجائے لہٰذا مناسب ہے کہ ماہِ رمضان کے علاوہ ہر ہفتہ میں پیر اور جمعرات کا روزہ رکھ لیا کرو اِس حساب سے سال بھر میں چار ماہ اور چار یوم کے روزے ہوجائیں گے مگر چونکہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ اور ایامِ تشریق میں روزہ رکھنا حرام ہے اور ممکن ہے کہ دونوں عیدیں پیر یا جمعرات کو پڑیں اور ایامِ تشریق میں سے ایک دن تو ضرور پیر یا جمعرات کا ہوگا اس لیے چار مہینے اور ایک دن کے روزے ہوجائیں گے اور بارہ مہینے کے تہائی یعنی چار مہینے سے صرف ایک دن زیادہ رہے گا یہ تہائی عمر کا حساب غور کرنے سے باآسانی سمجھ میں آجائے گا اس مقدار سے روزوں کا کم کرنا مناسب نہیں ہے کیونکہ اِس میں آسانی بھی ہے اور ثواب بھی بہت زیادہ ہے۔[۱]

---

[۱] فائدہ : روزہ جو فرض کے درجہ میں ہے جیسا رمضان کا روزہ یا واجب کے درجہ میں ہے جیسے نذر کا روزہ، کفارہ وغیرہ کا روزہ اِن کا رکھنا ضروری ہے، باقی نفلی روزہ میں اختیار ہے اگر ہمت ہو تو رکھ لیں یا شیخ بطورِ علاج کے فرمائیں تو رکھ لیں۔

روزہ کی کیفیت کے اعتبار سے تین قسمیں یہ ہیں :

پہلی قسم : تو عام روزہ ہے کہ صرف روزہ توڑنے والی چیزوں یعنی کھانے پینے اور جماع سے بچتے ہیں اگرچہ بدن سے گناہ کیے جائیں سو یہ نام ہی کا روزہ ہے۔

دوسری قسم : یہ ہے کہ بدن کے کسی عضو سے بھی کوئی کام خلافِ شرع نہ ہو یعنی زبان غیبت سے محفوظ رہے اور آنکھ نامحرم کو بری نگاہ کے ساتھ دیکھنے سے بچی رہے، وغیرہ وغیرہ۔

تیسری قسم : خاص روزہ خاص بندوں کا ہے کہ اعضائے بدن کے ساتھ اُن کا قلب بھی فکر و وساوس سے محفوظ رہتا ہے اور سوائے ذکرِ الٰہی کے کسی چیز کا بھی اُن کے دل میں گزر نہیں ہونے پاتا یہ کمال کا درجہ ہے اور چونکہ اِس کا حاصل کرنا ہر شخص کا کام نہیں ہے اس لیے کم سے کم اتنا خیال تو ضرور رکھنا چاہیے کہ ایسے کھانے پر روزہ افطار کیا کرو جو بلا شبہ حلال اور پاک ہو اور وہ بھی اتنا نہ کھاؤ کہ جس سے معدہ بھاری اور بدن کسل مند (سست) ہو جائے کہ تہجد کو بھی آنکھ نہ کھلے یعنی ایسا نہ کرو کہ دن کے چھوٹے ہوئے کھانے کی بھی تلافی افطار کے وقت کرنے لگو کیونکہ ایسا کرنے والوں کو روزہ کا اتنا نفع نہیں ہوتا جتنا کہ کسل کی وجہ سے نقصان ہو جاتا ہے۔ (جاری ہے)

ماہنامہ انوار مدینہ لاہور میں اِشتہار دے کر آپ اپنے کاروبار کی تشہیر
اور دینی اِدارہ کا تعاون ایک ساتھ کر سکتے ہیں !

نرخ نامہ

بیرون ٹائٹل مکمل صفحہ	2000		اَندرون رسالہ مکمل صفحہ	1000
اَندرون ٹائٹل مکمل صفحہ	1500		اَندرون رسالہ نصف صفحہ	500

قسط : ۱

وضو کے فضائل اور اُس کی برکات

﴿ حضرت مولانا محمد منظور صاحب نعمانیؒ ﴾

✡ ✡ ✡

وضو گناہوں کی صفائی اور معافی کا ذریعہ :

(۱) عَنْ عُثْمَانَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَایَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِهٖ .[1]

''حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے وضو کیا اور (بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق) خوب اچھی طرح وضو کیا تو اُس کے سارے گناہ نکل جائیں گے یہاں تک کہ اُس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی۔''

تشریح : مطلب یہ ہے کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کی تعلیم وہدایات کے مطابق باطنی پاکیزگی حاصل کرنے کے لیے آداب وسنن وغیرہ کی رعایت کے ساتھ اچھی طرح وضو کرے گا تو اِس سے صرف اعضاءِ وضو کی میل کچیل اور حدث والی باطنی ناپاکی ہی دُور نہ ہوگی بلکہ اِس کی برکت سے اُس کے سارے جسم کے گناہوں کی ناپاکی بھی نکل جائے گی اور وہ شخص حدث سے پاک ہونے کے علاوہ گناہوں سے بھی پاک وصاف ہوجائے گا۔

(۲) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهٖ كُلُّ خَطِیْئَةٍ نَظَرَ اِلَیْهَا بِعَیْنَیْهِ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ ، فَاِذَا غَسَلَ یَدَیْهِ خَرَجَ مِنْ یَدَیْهِ كُلُّ خَطِیْئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا یَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ ، فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَیْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِیْئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتّٰی یَخْرُجَ نَقِیًّا مِّنَ الذُّنُوْبِ.[2]

---

[1] مسلم شریف کتاب الطہارۃ رقم الحدیث ۳۳ [2] مسلم شریف رقم الحدیث ۳۲

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی مسلم بندہ وضو کرتا ہے اور اُس میں اپنے چہرہ کو دھوتا ہے اور اُس پر پانی ڈالتا ہے تو پانی کے ساتھ اُس کے چہرہ سے وہ تمام گناہ نکل جاتے ہیں (گویا دُھل جاتے ہیں) جو اُس کی آنکھ سے سرزد ہوئے تھے اور اِس کے بعد جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو سارے گناہ اُس کے ہاتھوں سے خارج ہو جاتے ہیں اور دُھل جاتے ہیں جو اُس کے ہاتھوں سے ہوئے، اِس کے بعد جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو وہ سارے گناہ اُس کے پاؤں سے خارج ہو جاتے ہیں جو اُس کے پاؤں سے ہوئے اور جن کے لیے اُس کے پاؤں استعمال ہوئے یہاں تک کہ وضو سے فارغ ہونے کے ساتھ وہ گناہوں سے بالکل پاک ہو جاتا ہے۔''

تشریح :

یہاں چند باتیں وضاحت طلب ہیں :

(۱) مندرجہ بالا دونوں حدیثوں میں وضو کے پانی کے ساتھ گناہوں کے جسم سے نکل جانے اور دُھل جانے کا ذکر ہے حالانکہ گناہ میل کچیل اور ظاہری نجاست جیسی کوئی چیز نہیں ہے جو پانی کے ساتھ نکل جائے اور دُھل جائے بعض شارحین نے اِس کی توجیہہ میں کہا ہے کہ گناہوں کے نکل جانے کا مطلب صرف معافی اور بخشش ہے اور بعض دوسرے حضرات نے فرمایا ہے کہ بندہ جو گناہ جس عضو سے کرتا ہے اُس کا ظلماتی اثر اور اُس کی نحوست پہلے اُس عضو میں اور پھر اُس شخص کے دل میں قائم ہو جاتی ہے اور پھر جب اللہ کے حکم سے اور اپنے آپ کو پاک کرنے کے لیے وہ بندہ سنن و آداب کے مطابق وضو کرتا ہے تو جس عضو سے اُس نے گناہ کیے ہوتے ہیں اور گناہوں کے جو گندے اثرات اور ظلمتیں اُس کے اعضاء اور اُس کے قلب میں قائم ہو چکی ہوتی ہیں وضو کے پانی کے ساتھ وہ سب دُھل جاتی اور زائل ہو جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن کی معافی اور مغفرت بھی ہو جاتی ہے، یہی دوسری توجیہہ اس عاجز کے نزدیک حدیث کے الفاظ سے زیادہ قریب ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی اِس حدیث میں چہرہ کے دھونے کے ساتھ صرف آنکھوں کے گناہوں کے دُھل جانے اور نکل جانے کا ذکر فرمایا گیا ہے حالانکہ چہرہ میں آنکھوں کے علاوہ ناک اور زبان و دھن بھی ہیں اور بعض گناہوں کا تعلق اِن ہی سے ہوتا ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث میں اعضاءِ وضو کا استیعاب نہیں فرمایا ہے بلکہ بطورِ تمثیل کے آنکھوں اور ہاتھ پاؤں کا ذکر فرما دیا ہے۔

اس مضمون کی ایک دوسری حدیث میں (جس کو اِمام مالکؒ اور اِمام نسائیؒ نے عبداللہ الصنا بحیؓ سے روایت کیا ہے اِس سے زیادہ تفصیل ہے اُس میں کلی اور ناک کے پانی (مضمضہ و اِستنشاق) کے ساتھ زبان و دہن اور ناک کے گناہوں کے نکل جانے اور دُھل جانے کا اور اِسی طرح کانوں کے مسح کے ساتھ کانوں کے گناہ نکل جانے کا ذکر بھی ہے۔

(۳) نیک اعمال کی یہ تاثیر کہ وہ گناہوں کو مٹاتے اور اُن کے داغ دھبوں کو دھو ڈالتے ہیں قرآنِ مجید میں بھی مذکور ہے ارشاد فرمایا گیا ہے ﴿اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ﴾[۱] "یعنی نیک اعمال گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔"

اور احادیث میں خاص خاص اعمالِ حسنہ کا نام لے لے کر رسول اللہ ﷺ نے تفصیل سے بیان فرمایا ہے کہ فلاں نیک عمل گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور فلاں نیک عمل گناہوں کو معاف کرا دیتا ہے، فلاں نیک عمل گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ اس قسم کی بعض حدیثیں اس سلسلہ میں پہلے بھی گزر چکی ہیں اور آئندہ بھی مختلف ابواب میں آئیں گی اُن میں سے بعض حدیثوں میں حضور ﷺ نے یہ تصریح بھی فرمائی ہے کہ نیک اعمال کی برکت سے صرف صغیرہ گناہ معاف ہوتے ہیں اِسی بناء پر اہلِ حق اہلِ سنت اس کے قائل ہیں کہ اعمالِ حسنہ سے صرف صغائر ہی کی تطہیر ہوتی ہے قرآنِ مجید میں بھی فرمایا گیا ہے :
﴿اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ﴾[۲] "اگر تم کبائر منہیات (بڑے بڑے گناہوں) سے بچتے رہو گے تو تمہاری (معمولی) برائیاں اور غلطیاں ہم تم سے دفع کر دیں گے۔"

---

[۱] سُورہ ھود : ۱۱۴ [۲] سُورة النساء : ۳۱

الغرض مندرجہ بالا دونوں حدیثوں میں وضو کی برکت سے جن گناہوں کے نکل جانے اور دُھل جانے کا ذکر ہے اِن سے مراد صغائر ہی ہیں کبائر کا معاملہ بہت سنگین ہے اُس زہر کا تریاق صرف توبہ ہی ہے۔

وضو جنت کے سارے دروازوں کی کنجی :

(۳) عَنْ عُمَرَ الْخَطَّابِؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَا مِنْکُمْ مِنْ اَحَدٍ یَتَوَضَّأُ فَیُبْلِغُ اَوْفَیُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ یَقُوْلُ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ اِلَّا فُتِحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِیَةُ یَدْخُلُ مِنْ اَیِّھَا شَاءَ .[1]

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک سلسلۂ کلام فرمایا جو کوئی تم میں سے وضو کرے (اور پورے آداب کے ساتھ خوب اچھی طرح) اور مکمل وضو کرے پھر وضو کے بعد کہے اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ تو لازمی طور پر اُس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جائیں گے وہ جس دروازے سے بھی چاہے گا جنت میں جا سکے گا۔''

تشریح :

وضو کرنے سے بظاہر صرف اعضاءِ وضو کی صفائی ہوتی ہے اس لیے بندہ مومن وضو کرنے کے بعد محسوس کرتا ہے کہ میں نے حکم کی تعمیل میں اعضاءِ وضو تو دھو لیے اور ظاہری طہارت اور صفائی کر لی لیکن اصل گندگی تو ایمان کی کمزوری، اخلاص کی کمی اور اعمال کی خرابی کی گندگی ہے اس احساس کے تحت وہ کلمہ شہادت پڑھ کے ایمان کی تجدید اور اللہ تعالیٰ کی خالص بندگی اور رسول اللہ ﷺ کی پوری پیروی کا گویا نئے سرے سے عہد کرتا ہے اِس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُس کی کامل مغفرت کا فیصلہ ہو جاتا ہے اور جیسا کہ حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے اُس کے لیے جنت کے سارے دروازے کھل جاتے ہیں۔

---

[1] مسلم شریف کتاب الطہارۃ رقم الحدیث ۲۳۴

امام مسلمؒ ہی نے ایک دوسری روایت میں اِسی موقع پر کلمہ شہادت کے یہ الفاظ نقل کیے ہیں :
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ نیز اِسی حدیث کی ترمذی کی روایت میں اس کلمہ شہادت کے بعد اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلَنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ کا بھی اضافہ ہے۔

قیامت میں اعضاءِ وضو کی نورانیت :

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اُمَّتِیْ يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يُّطِيْلَ غُرَّتَهٗ فَلْيَفْعَلْ .[1]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے اُمتی قیامت کے دن بلائے جائیں گے تو وضو کے اثر سے اُن کے چہرے اور ہاتھ اور پاؤں روشن اور منور ہوں گے پس تم میں سے جو اپنی وہ روشنی اور نورانیت بڑھا سکے اور مکمل کر سکے تو ایسا ضرور کرے۔''

تشریح :

وضو کا اثر اِس دُنیا میں تو اتنا ہی ہوتا ہے کہ چہرے اور ہاتھ پاؤں کی دُھلائی صفائی ہو جاتی ہے اور اہلِ ادراک و معرفت کو ایک خاص قسم کی روحانی نشاط و انبساط کی کیفیت بھی حاصل ہوتی ہے لیکن جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اِس حدیث میں (اور اس کے علاوہ بھی متعدد حدیثوں میں) فرمایا ہے کہ قیامت میں وضو کا ایک مبارک اثر یہ بھی ظاہر ہوگا کہ وضو کرنے والے آپ کے اُمتیوں کے چہرے اور ہاتھ پاؤں وہاں روشن اور تاباں ہوں گے اور یہ اُن کا وہاں امتیازی نشان ہوگا پھر جس کا وضو جتنا کامل و مکمل ہوگا اُس کی یہ نورانیت اور تابانی بھی اُسی درجہ کی ہوگی اس لیے حدیث کے آخر میں حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس سے ہو سکے وہ اپنی اِس نورانیت کو مکمل کرنے کی امکانی کوشش کرتا رہے جس کی صورت یہی ہے کہ وضو ہمیشہ فکر اور اہتمام کے ساتھ مکمل کیا کرے اور آدابِ وضو کی پوری نگہداشت رکھے۔

---

[1] بخاری شریف کتاب الوضوء رقم الحدیث ۱۳۶

تکلیف اور ناگواری کے باوجود کامل وضو :

(۵) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی مَا یَمْحُو اللّٰہُ بِہِ الْخَطَایَا وَیَرْفَعُ بِہِ الدَّرَجٰتِ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَی الْمَکَارِہِ وَکَثْرَةُ الْخُطَا اِلَی الْمَسَاجِدِ وَاِنْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِکُمُ الرِّبَاطُ.[۱]

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تم کو وہ اعمال بتاؤں جن کی برکت سے اللہ گناہوں کو مٹاتا ہے اور درجے بلند فرماتا ہے ؟ حاضرین صحابہؓ نے عرض کیا حضرت ضرور بتلائیں آپ نے ارشاد فرمایا : (۱) تکلیف اور ناگواری کے باوجود پوری طرح کامل وضو کرنا (۲) اور مسجدوں کی طرف قدم زیادہ پڑنا (۳) اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا منتظر رہنا پس یہی ہے حقیقی رباط یہی ہے اصلی رباط۔''

تشریح :

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے تین عملوں کی ترغیب دی ہے اور فرمایا ہے کہ اِن اعمال سے گناہ معاف ہوتے ہیں اور درجوں میں ترقی ہوتی ہے :

(۱) ایک یہ کہ وضو کرنے میں اگر کسی وجہ سے تکلیف اور مشقت ہو تو اس کے باوجود وضو پورا پورا کیا جائے اور اِس میں خلافِ سنت اختصار سے کام نہ لیا جائے مثلاً سردی کا موسم ہے اور پانی ٹھنڈا ہے یا پانی کم ہے جو پورا وضو سنت کے مطابق کرنے اور ہر عضو کو تین تین دفعہ دھونے کے لیے کافی نہیں ہوسکتا بلکہ ایسا کرنے کے لیے پانی کچھ دُور چل کر لانا پڑتا ہے تو ایسی صورت میں تکلیف اور مشقت اُٹھا کر سنت کے مطابق کامل وضو کرنا ایسا محبوب عمل ہے جس کی برکت سے بندے کو گناہوں سے پاک صاف کر دیا جاتا ہے اور اُس کے درجے بلند کر دیے جاتے ہیں۔

(۱) دوسرا عمل آپ نے بتایا ''مسجد کی طرف قدموں کا زیادہ پڑنا'' یعنی مسجد سے زیادہ تعلق

---

[۱] مسلم شریف کتاب الطہارة رقم الحدیث ۲۵۱

رکھنا اور نماز کے لیے بار بار مسجد کی طرف جانا۔ ظاہر ہے کہ جس کا مکان مسجد سے جتنے زیادہ فاصلے پر ہوگا اِس سعادت میں اُس کا حصہ اِسی حساب سے زیادہ ہوگا۔

(۳) اور تیسرا عمل آپ نے بتایا ''ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا منتظر رہنا'' اور دل کا اِسی میں لگا رہنا، ظاہر ہے کہ یہ حال اُسی بندہ کا ہوگا جس کے دل کو نماز سے چین وسکون ملتا ہوگا اور رسول اللہ ﷺ کی قُرَّةُ عَيْنِىْ فِى الصَّلٰوةِ والی کیفیت کا کوئی ذرّہ جس کو نصیب ہوگا۔

حدیث کے آخر میں آپ نے فرمایا ''یہی حقیقی رباط ہے یہی اصل رباط ہے'' رباط کے معروف معنٰی اسلامی سرحد پر پڑاؤ کے ہیں، دشمن کے حملہ سے حفاظت کے لیے جو مجاہدین سرحد پر متعین کردیے جاتے ہیں اُن کے وہاں پڑاؤ کو ''رباط'' کہا جاتا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ بڑا عظیم الشان عمل ہے کہ ہر وقت جان خطرہ میں رہتی ہے۔ اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے اِن تین اعمال کو غالبًا اِس لحاظ سے ''رباط'' فرمایا ہے کہ اِن تینوں عملوں کا اہتمام شیطان کی غارت گری سے حفاظت کی محکم تدبیر ہے اور شیطانی حملوں سے اپنے ایمانوں کی حفاظت مقصدی لحاظ سے ملکی سرحدات کی حفاظت سے بھی اہم ہے۔'' واللہ تعالیٰ اعلم

وضو کا اہتمام، کمالِ ایمانی کی نشانی :

(۶) عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَسْتَقِيْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ خَيْرَ اَعْمَالِكُمُ الصَّلٰوةُ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوْءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ.[1]

''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : ٹھیک ٹھیک چلو صراطِ مستقیم پر قائم رہو (لیکن چونکہ یہ استقامت بہت مشکل ہے اس لیے) تم اس پر پورا قابو ہرگز نہ پاسکو گے (لہٰذا ہمیشہ اپنے کو قصور وار اور خطا کار بھی سمجھتے رہو) اور اچھی طرح جان لو کہ تمہارے سارے اعمال میں سب سے بہتر عمل نماز ہے (اس لیے اِس کا سب سے زیادہ اہتمام کرو) اور وضو کی پوری پوری نگہداشت بس بندۂ مومن ہی کرسکتا ہے۔''

---

[1] سُنن ابن ماجه كتاب الطهارة رقم الحديث ۲۷۷

تشریح :

وضو کی محافظت و نگہداشت کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہمیشہ سنت کے مطابق اور آداب کی رعایت کے ساتھ کامل وضو کیا جائے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ برابر باوضو رہے۔ شارحینؒ نے یہ دونوں ہی مطلب بیان کیے ہیں اور اِس عاجز کے نزدیک محافظت کا لفظ اِن دونوں ہی باتوں پر حاوی ہے بہرحال رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث میں ''محافظت علی الوضوء'' کو کمالِ ایمان کی نشانی اور اہلِ ایمان ویقین کا عمل بتایا ہے۔

وضو پر وضو :

(۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ عَلٰی طُھْرٍ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بِہٖ عَشْرَ حَسَنَاتٍ . (ترمذی شریف ابواب الطهارة رقم الحديث ۵۹)

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے طہارت کے باوجود (یعنی باوضو ہونے کے باوجود تازہ) وضو کیا اُس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔''

تشریح :

اس ارشاد کا مقصد بظاہر یہ واضح کرنا ہے کہ باوضو ہونے کی حالت میں تازہ وضو کرنے کو فضول وعبث نہ سمجھا جائے بلکہ یہ ایسی نیکی ہے جس کے کرنے والے کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

اکثر علمائے کرام کی رائے یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اِس ارشاد کا تعلق اُس صورت سے ہے کہ جب پہلے وضو سے کوئی ایسی عبادت کر لی گئی ہو جس کے لیے وضو ضروری ہے اس لیے اگر کسی نے وضو کیا اور ابھی وضو سے کوئی عبادت اور نہیں کی اور نہ کوئی ایسا کام کیا جس کے بعد وضو کی تجدید مستحب ہو جاتی ہے تو ایسی صورت میں اُس کو تازہ وضو نہیں کرنا چاہیے۔

ناقص وضو کے برے اثرات :

(۸) عَنْ شَبِیْبِ اَبِیْ رَوْحٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّہٗ صَلّٰی صَلٰوۃَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ الرُّوْمَ فَالْتَبَسَ عَلَیْہِ فَلَمَّا صَلّٰی قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ یُصَلُّوْنَ مَعَنَا لَا یُحْسِنُوْنَ الطُّھُوْرَ فَاِنَّمَا یَلْبِسُ عَلَیْنَا الْقُرْآنَ اُولٰئِکَ۔ [۱]

''شبیب بن اَبی روح نے رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی سے روایت کی ہے کہ حضور ﷺ نے ایک دن فجر کی نماز پڑھی اور اُس میں آپ نے سورۂ روم شروع کی تو آپ کو اُس میں اِشتباہ ہوگیا اور خلل پڑ گیا، جب آپ نماز پڑھ چکے تو فرمایا بعض لوگوں کی یہ کیا حالت ہے کہ ہمارے ساتھ نماز میں شریک ہوجاتے ہیں اور طہارت (وضو وغیرہ) اچھی طرح نہیں کرتے، بس یہی لوگ ہمارے قرآن پڑھنے میں خلل ڈالتے ہیں۔''

تشریح :

معلوم ہوا کہ وضو وغیرہ طہارت اچھی نہ کرنے کے برے اثرات دوسرے صاف قلوب پر بھی پڑتے ہیں کہ اُن کی وجہ سے قرآنِ مجید کی قرأت میں گڑ بڑ ہوجاتی ہے اور جب رسول اللہ ﷺ کا قلب مبارک دوسرے لوگوں کی اس طرح کی کوتاہیوں سے اتنا متاثر ہوتا تھا تو پھر ہم عوام کس شمار و قطار میں، لیکن چونکہ ہمارے قلوب پر زنگ کی تہیں جم گئی ہیں اس لیے ہم کو اِن چیزوں کا احساس نہیں ہوتا۔

اس حدیث سے بڑی وضاحت کے ساتھ یہ بات معلوم ہوگئی کہ انسان کے قلب پر ساتھ والوں کی اچھی یا بری کیفیات کا کس قدر اثر پڑتا ہے۔ اصحابِ قلوب صوفیاء کرامؒ نے اس حقیقت کو خوب سمجھا ہے۔

نماز کے لیے وضو کا حکم :

طہارت کے باب میں رسول اللہ ﷺ نے اُمت کو جو ہدایات دی ہیں اُن میں سے بعض تو وہ ہیں

---

[۱] السنن النسائی کتاب الافتتاح رقم الحدیث ۹۴۷

جن کی حیثیت مستقل احکام کی ہے جیسے استنجے کے احکام ،جسم کو اور کپڑوں کو پاک رکھنے کے احکام، پانی کی پاکی اور ناپاکی کے تفصیلی احکام وغیرہ وغیرہ اور بعض وہ ہیں جن کی حیثیت شرائطِ نماز کی ہے، وضو کا حکم اِسی قبیل سے ہے قرآنِ مجید میں فرمایا گیا ہے :

﴿ اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ وَ اَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُ وْسِکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ﴾ (سُورۃ المائدہ : ٦)

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ نماز جو اللہ تعالیٰ کی مقدس بارگاہ میں حاضری اور اُس سے مخاطب ومناجات کی ایک خاص الخاص شکل ہے اِس کے لیے باوضو ہونا شرط ہے پس اگر کوئی شخص باوضو نہیں ہے (یعنی حدث کی حالت میں ہے جس کی حقیقت پہلے بتائی جا چکی ہے) تو نماز شروع کرنے سے پہلے اُس کو وضو کر لینا چاہیے ، دربارِ الٰہی کی خاص حاضری کا یہ لازمی ادب ہے اِس کے بغیر اُس کی نماز ہرگز قبول نہیں ہوگی اِس سلسلہ کے رسول اللہ ﷺ کے چند ارشادات ذیل میں پڑھیے۔

(۹) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا تُقْبَلُ صَلٰوۃُ مَنْ اَحْدَثَ حَتّٰی یَتَوَضَّأَ (بخاری شریف کتاب الوضوء رقم الحدیث ۱۳۵)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کا وضو نہیں ہے اُس کی نماز قبول نہیں ہوگی تاوقتیکہ وہ وضو نہ کرلے۔''

(۱۰) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا تُقْبَلُ صَلٰوۃٌ بِغَیْرِ طُھُوْرٍ وَلَا صَدَقَۃٌ مِنْ غُلُوْلٍ (مسلم شریف کتاب الطھارۃ رقم الحدیث ۲۲۴)

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی نماز طہارت کے بغیر قبول نہیں ہوسکتی اور نہ کوئی ایسا صدقہ قبول ہوسکتا ہے جو ناجائز طریقہ سے حاصل کیے ہوئے مال سے کیا جائے۔''

تشریح :

اس حدیث میں ''طُھُوْرٍ'' سے مراد وضو ہے اور اس کا مطلب وہی ہے جو حضرت ابو ہریرہؓ

کی اُوپر والی حدیث کا ہے صرف الفاظ کا فرق ہے۔

(۱۱) عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ الطُّھُوْرُ وَتَحْرِیْمُھَا التَّکْبِیْرُ وَ تَحْلِیْلُھَا التَّسْلِیْمُ .(سُنن ابی داوٗد کتاب الطھارۃ رقم الحدیث ۶۱)

''حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نماز کی کنجی طہور (یعنی وضو ہے) اور اُس کی تحریم تکبیر ہے (یعنی اللہ اکبر کہہ کر آدمی نماز میں داخل ہو جاتا ہے جس کے بعد بات چیت کرنے اور کھانے پینے کے ایسے جائز کام نماز کے ختم ہونے تک اُس کے لیے حرام اور ناجائز ہو جاتے ہیں) اور اُس کی تحلیل السلام علیکم کہنا ہے (یعنی نماز کے ختم ہونے پر السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنے کے بعد وہ ساری باتیں آدمی کے لیے حلال اور جائز ہو جاتی ہیں جو نماز کی وجہ سے اُس کے لیے حرام اور ناجائز ہوگئی تھیں)۔''

سنن ابی داو،د، جامع ترمذی، سنن دارمی اور ابن ماجہ نے اِس حدیث کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا ہے۔

(۱۲) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ الصَّلٰوۃُ وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ الطُّھُوْرُ. (مسند احمد رقم الحدیث ۱۴۶۶۲)

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہور (یعنی وضو) ہے۔''

تشریح :

ان دونوں حدیثوں میں ''طہور'' یعنی وضو کو نماز کی کنجی فرمایا گیا ہے گویا جس طرح کوئی شخص کسی مقفل گھر میں کنجی سے اُس کا تالا کھولے بغیر داخل نہیں ہوسکتا اِسی طرح بغیر وضو کے نماز میں داخل نہیں ہوسکتا۔

ان چاروں حدیثوں کی تعبیر میں اگرچہ کچھ فرق ہے لیکن حاصل اور مدعا سب کا یہی ہے کہ نماز کے قابلِ قبول ہونے کے لیے وضو شرط ہے، نماز چونکہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں حاضری اور اُس سے مخاطبت ومناجات کی اعلیٰ اور انتہائی شکل ہے جس کے آگے اِس دنیا میں ممکن نہیں اس لیے اس کے ادب کا حق تو یہ تھا کہ ہر نماز کے لیے سارے جسم کا غسل اور بالکل پاک صاف اچھا لباس پہننے کا حکم دیا جاتا لیکن چونکہ اِس پر عمل بہت مشکل تھا اس لیے اللہ تعالیٰ نے اَزراہِ کرم صرف اتنا ضروری قرار دیا کہ نماز پاک کپڑے پہن کر پڑھی جائے اور سارے جسم کے غسل کی بجائے صرف وضو کرلیا جائے جس میں وہ سارے ظاہری اعضا دُھل جاتے ہیں جو انسان کے جسم میں خاص اہمیت رکھتے ہیں اور اس حیثیت سے وہی تمام جسم کے قائم مقام قرار دیے جاسکتے ہیں، نیز ہاتھ پاؤں چہرہ اور سر یہی وہ اعضا ہیں جو عام طور پر لباس سے باہر رہتے ہیں اس لیے وضو میں صرف انہی کے دھونے اور مسح کرنے کا حکم دیا گیا ہے علاوہ ازیں وضو نہ ہونے کی حالت میں طبیعت میں جو ایک خاص قسم کا روحانی تکدر اور انقباض ہوتا ہے اور وضو کرنے کے بعد اِنشراح واِنبساط کی ایک خاص کیفیت اور ایک خاص طرح کی لطافت ونورانیت جو اِنسان کے باطن میں پیدا ہوتی ہے جن بندگانِ خدا کو اِن کیفیتوں کا احساس اور تجربہ ہوتا ہے وہ خوب سمجھتے ہیں کہ نماز کے لیے وضو کو لازمی شرط قرار دیے جانے کا اصل راز کیا ہے، باقی اتنی بات تو ہم عوام بھی سمجھ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مقدس عالی بارگاہ میں حاضری کا یہ ادب ہے۔ اللہ کے جو بندے صرف اتنی بات سمجھ کر وضو کریں گے انشاء اللہ وہ ابھی اپنے وضو میں ایک خاص لذت ونورانیت محسوس کریں گے۔

(جاری ہے)

قادیانی فتنہ سے متعلق تازہ صورتِ حال

﴿ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہم، مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ﴾

اللہ رب العزت نے نبوت کے سلسلہ کا آغاز سیّدنا آدم علیہ السلام سے کر کے اُس کا اختتام رحمت عالم ﷺ کی ذاتِ اقدس پر فرمایا، دیگر اسلامی عقائد کی طرح عقیدۂ ختم نبوت کو مانے بغیر بھی آدمی مسلمان نہیں ہوسکتا۔ قومی اسمبلی نے طویل غور وخوض کے بعد مرزا غلام قادیانی کو اُس کے دعوٰی نبوت اور دیگر بے شمار کفریہ عقائد کے باعث بمع اُس کے پیروکاروں کے خارج اَز اسلام قرار دیا، پاکستان کی قومی اسمبلی کے فیصلہ کو قادیانی گروہ نے تسلیم نہ کر کے آئین پاکستان سے بغاوت کا اِرتکاب کیا۔ چناب نگر میں قادیانیوں نے سول کورٹ سے سپریم کورٹ تک طرز کی اپنی عدالتیں قائم کر کے سٹیٹ اَنڈر سٹیٹ کی کیفیت بنا رکھی ہے، گورنمنٹ کو چاہیے تھا کہ وہ اپنی رٹ قائم کرتی، قادیانیوں کی قانون شکنی اور بغاوت کو کچلتی، انہیں آئین کا پابند بنایا جاتا، اُن کی نام نہاد عدالتوں کو بند کیا جاتا مگر اِس کے برعکس ہوا یہ کہ

☆ اسلام آباد میں پاکستان کے ایک اِدارۂ فزکس کو ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے نام پر منسوب کیے جانے کا وزیراعظم نے حکم فرمایا حالانکہ اِس ادارہ کے بانی معروف مسلمان سائنسدان ڈاکٹر ریاض الدین تھے۔ تین چار دہائیوں کے بعد ختم نبوت اور ملک کے قانون کے باغی کا یہ اعزاز کئی خدشات کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ جناب ذوالفقار علی بھٹو مرحوم نے ملک بھر کے اداروں کی طرح قادیانی تعلیمی اداروں کو بھی قومی تحویل میں لیا، اب ان اداروں کو واپس کرنے کے لیے قادیانیوں کی دائر کردہ رٹ پر ہائیکورٹ میں صوبائی محکمہ تعلیم نے اپنی رضامندی ظاہر کر کے قادیانیوں کو ادارے واپس کرنے کی راہ ہموار کی۔ یوں یہ ادارے قادیانیوں کو واپس دے کر پھر عقیدۂ ختم نبوت کی بغاوت اور قادیانی کفریات کی تعلیم کا حکومت خود اہتمام کر رہی ہے۔ چناب نگر سی.ٹی.ڈی نے چھاپہ مار کر

قابلِ اعتراض وخلافِ قانون قادیانی لٹریچر تحویل میں لیا اور چند قادیانی ملزمان کو گرفتار کیا۔اس پر ''The Nation'' کی رپورٹ کے مطابق امریکی حکومت نے احتجاج کیا، ملک بھر کے مدارس اور مراکز پر چھاپے پڑے، کسی پر امریکی حکومت نے احتجاج نہیں کیا مگر قادیانیوں کے مسئلہ پر وہ میدان میں آ گئے۔اس پر حکومت پاکستان نے اپنی طرف سے ان کے احتجاج کو مسترد نہیں کیا کہ تم ہمارے داخلی مسائل میں مداخلت کیوں کرتے ہو۔

☆ ''دوالمیال'' میں قادیانیوں نے ۱۲ربیع الاوّل کے جلوس پر فائرنگ کر کے جلوس میں اشتعال پھیلایا، اپنے کارندے بھیج کر جلوس کو مشتعل کیا۔

☆ ایک مسلمان کو قادیانی اُٹھا کر لے گئے اور پھر اُس کو قتل کر کے لاش پھینک دی۔

☆ اسی طرح عامر الرحمٰن قادیانی ایڈووکیٹ کو پہلے جج بنایا جا رہا تھا، وکلاء نے احتجاج کیا تو اسے ڈپٹی اٹارنی جنرل بنا دیا گیا ہے۔

☆ ڈاکٹر وسیم کوثر قادیانی کو سینئر ایڈوائزر وفاقی محتسب بنا دیا گیا ہے۔

☆ محکمہ تعلیم پنجاب نے اسلامیات کی سیٹیں پر کرنے کے لیے درخواستیں طلب کیں، اس میں قادیانیوں پر قدغن نہ لگائی کہ وہ درخواستیں نہ دیں کیونکہ وہ غیر مسلم ہیں اور وہ اسلامیات نہیں پڑھا سکتے، جب پنجاب اسمبلی میں جماعت اسلامی کے رہنما اور ممبر جناب وسیم اختر صاحب نے پوائنٹ اُٹھایا تو قائد حزب اختلاف پنجاب اسمبلی جناب محمود الرشید صاحب نے تائید کی اور پھر احتجاجی بائیکاٹ کیا تو پنجاب کے مشیر تعلیم نے پنجاب اسمبلی میں اعلان کیا کہ قادیانی اسلامیات نہیں پڑھا سکتے ہم نوٹیفکیشن جاری کریں گے، وعدہ اور وہ بھی اسمبلی میں کرنے کے باوجود نوٹیفکیشن جاری نہیں کیا گیا۔

یہ سب بلا وجہ نہیں۔پاکستان کو قادیانی اشتعال اور بدامنی کی راہ پر ڈالنا چاہتے ہیں۔راہداری کے منصوبہ کو ناکام بنانے کے لیے حکومت میں گھسے ہوئے قادیانی بیوروکریٹ ایک خطرناک کھیل کھیلنا چاہتے ہیں۔صدر مملکت اور وزیر اعظم پاکستان سے درخواست ہے کہ

(۱) قادیانی عبدالسلام کے نام پر فزکس کے ادارہ کے نام رکھنے کا آرڈر واپس لیا جائے۔
(۲) قادیانیوں کو تعلیمی اِدارے سپرد نہ کیے جائیں۔
(۳) امریکی حکومت کو پاکستان کے داخلی معاملات میں مداخلت سے باز رکھا جائے۔
(۴) قادیانیوں کی قانون سے بغاوت کا نوٹس لے کر اُن کو آئین پاکستان کا پابند بنایا جائے۔

حکومت سندھ نے اسلام قبول کرنے کے لیے عمر کی پابندی کا خلاف اسلام بل اسمبلی میں منظور کر کے ایسے حالات پیدا کر دیے ہیں جیسے اسلام کو دیس سے نکالا جا رہا ہو۔ صوبائی حکومت پنجاب و سندھ ورکرز کے یہ اسلام مخالف اقدامات بلاوجہ نہیں بلکہ کئی بڑے طوفان وامتحان کا پیش خیمہ ہو سکتے ہیں۔

﴿ ایک ضروری اعلان ﴾

یکم اپریل ۲۰۱۷ء/ رجب ۱۴۳۸ھ تا ۲۵ مئی ۲۰۱۷ء/ شعبان ۱۴۳۸ھ

جامعہ کے ناظمِ تعلیمات حضرت مولانا خالد محمود صاحب مدظلہم

فلکیات (علم الھیئة) کے اسباق پڑھائیں گے اِنشاءاللہ

کتب : تصریح، شرح چغمینی، بست باب، فہم فلکیات (از مولانا شبیر احمد صاحب کاکاخیل)

وقت : صبح 7 بجے تا 10 بجے

نوٹ : حجة اللہ البالغة اور عبقات کے اسباق بھی رجب وشعبان میں جاری رہیں گے

منجانب : دفتر تعلیمات جامعہ مدنیہ جدید رائیونڈ روڈ لاہور

رابطہ نمبر : 0321 - 4287803

گلدستۂ اَحادیث

﴿ حضرت مولانا نعیم الدین صاحب، اُستاذ الحدیث جامعہ مدنیہ لاہور ﴾

تین طرح کے قاضی :

عَنْ بُرَیْدَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَلْقُضَاةُ ثَلٰثَةٌ وَاحِدٌ فِی الْجَنَّةِ وَاثْنَانِ فِی النَّارِ فَاَمَّا الَّذِیْ فِی الْجَنَّةِ فَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضٰی بِهٖ وَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَجَارَ فِی الْحُکْمِ فَھُوَ فِی النَّارِ وَرَجُلٌ قَضٰی لِلنَّاسِ عَلٰی جَھْلٍ فَھُوَ فِی النَّارِ .[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: قاضی تین طرح کے ہوتے ہیں، ایک طرح کے تو جنت میں جانے والے اور دو طرح کے دوزخ میں جانے والے، جنت میں جانے والا قاضی تو وہ شخص ہے جس نے حق کو جانا پھر حق ہی کے مطابق فیصلہ بھی کیا اور جس نے حق کو جانا (لیکن اِس کے باوجود) اپنے حکم و فیصلہ میں ظلم کیا تو وہ دوزخی ہے، (اسی طرح) جس شخص نے اپنی جہالت کی وجہ سے (حق کو نہیں پہچانا اور اِسی حالت میں) لوگوں کے تنازعات کا فیصلہ کیا تو یہ شخص بھی دوزخی ہے۔''

ف : اِس حدیثِ پاک میں موجودہ دور کے اُن ججوں کے لیے انتہائی درجہ کی تہدید و تنبیہ ہے جو رشوت لے کر بے دھڑک ظالم کو مظلوم اور مظلوم کو ظالم بنا دیتے ہیں اور دیدہ و دانستہ ظالمانہ فیصلے کرتے ہیں، ایسے ججوں کو سوچنا چاہیے کہ اُنہوں نے ہمیشہ دُنیا میں نہیں رہنا ایک نہ ایک دن ضرور مرنا ہے اور اَحکم الحاکمین کی عدالت میں پیش ہو کر اپنے اعمال کا حساب دینا ہے، انہیں چاہیے کہ خدا خوفی کے ساتھ مبنی بر انصاف فیصلے کیا کریں اور دُنیا کی خاطر اپنی عاقبت کو برباد نہ کریں اور دوزخ کو اپنا ٹھکانا نہ بنائیں۔

---

[1] ابوداؤد ج ۲ ص ۱۴۷ ، ابن ماجہ ص ۱۶۸ ، مشکوٰة ص: ۳۲۴

اِس موقع پر راقم الحروف کو ''سُلجوقی'' دور کے ایک مشہور قاضی ''کمال الدین شہرزوری'' کا واقعہ یاد آرہا ہے، یہ واقعہ ظریفانہ ہونے کے ساتھ ساتھ ناصحانہ بھی ہے، موقع کی مناسبت سے ذکر کیا جاتا ہے، حضرت مولانا مناظر احسن گیلانی (م:۱۳۷۵ھ/ ۱۹۵۶ء) تحریر فرماتے ہیں :

''مشہور قاضی کمال الدین شہرزوری کے متعلق لکھا ہے کہ (سلطان) مسعود کے کیمپ میں کسی ضرورت سے حاضر ہوئے، مغرب کا وقت آگیا، قریب ہی ایک خیمہ میں دیکھا کہ کوئی نماز پڑھ رہا ہے، قاضی صاحب اِسی خیمہ میں داخل ہوگئے اور نماز میں اُس کے ساتھ شریک ہوگئے، نماز کے بعد پوچھا کہ آپ کون ہیں ؟ جواب میں کہا گیا کہ فلاں شہر کا قاضی ہوں، شہرزوری نے کہا کہ تین قسم کے قاضی ہوتے ہیں جن میں دو جہنم میں اور ایک جنت میں جائے گا، جہنم میں جانے والے ہم تم دونوں قاضی ہیں جو اِن سلاطین کے آستانوں پر ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں اور جنتی قاضی وہ ہیں جن کی صورت نہ اِن سلاطین نے دیکھی اور نہ اُس نے اِن سلاطین کی صورت دیکھی، دراصل یہ خود سلطان مسعود تھا۔ صبح کو قاضی شہرزوری جب سلطان کے پاس پیش ہوئے تو ہنستے ہوئے مسعود نے کہا کہ فرمایئے قاضی صاحب ! تین قاضیوں کا وہ کیا قصہ ہے ؟ شہرزوری سمجھ گئے کہ خود سلطان سے مغرب کے وقت وہ گفتگو میں نے کی تھی، بولے جی ہاں واقعہ تو وہی ہے جو میں نے عرض کیا تھا، سلطان نے کہا کہ سچ فرماتے ہیں آپ، بلاشبہ وہ نیک بخت سعید آدمی ہے جس نے نہ ہماری صورت دیکھی اور نہ ہم نے اُس کی صورت دیکھی۔'' (مقالاتِ احسانی ص ۱۳۰)

دُنیا میں تین طرح کے مومن ہیں :

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُؤْمِنُوْنَ فِی الدُّنْیَا عَلٰی ثَلٰثَۃِ اَجْزَاءٍ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَجَاھَدُوْا

بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالَّذِیْ یَأْمَنُهُ النَّاسُ عَلٰی اَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ الَّذِیْ اِذَا اَشْرَفَ عَلٰی طَمْعٍ تَرَکَهٗ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ. ؎۱

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا دُنیا میں تین طرح کے مومن ہیں، ایک تو وہ ہیں جو اللہ اور اللہ کے رسول پر ایمان لائے پھر کسی شک وشبہ میں مبتلا نہیں ہوئے اور اُنہوں نے اپنی جانوں اور اپنے مالوں کے ذریعہ اللہ کی راہ میں جہاد کیا، دوسرا مومن وہ شخص ہے جس سے لوگوں کی جانیں اور مال محفوظ رہے، تیسرا مومن وہ شخص ہے کہ جب اُس کے دل میں طمع و لالچ پیدا ہو تو اللہ کے خوف سے اُس کو چھوڑ دے۔''

جہاد میں مارے جانے والے تین طرح کے لوگ :

عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السُّلَمِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْقَتْلٰی ثَلٰثَةٌ مُّؤْمِنٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِذَا لَقِیَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْهِ فَذَالِكَ الشَّهِیْدُ الْمُمْتَحَنُ فِیْ خَیْمَةِ اللّٰهِ تَحْتَ عَرْشِهٖ لَایَفْضُلُهُ النَّبِیُّوْنَ اِلَّا بِدَرَجَةِ النُّبُوَّةِ، وَمُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَیِّئًا جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِذَا لَقِیَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰی یُقْتَلَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ فِیْهِ مُصْمِصَةٌ مَحَتْ ذُنُوْبَهٗ وَخَطَایَاهُ اِنَّ السَّیْفَ مَحَّآءٌ لِّلْخَطَایَا وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَآءَ ، وَمُنَافِقٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَاِذَا لَقِیَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ فَذَاكَ فِی النَّارِ اِنَّ السَّیْفَ لَایَمْحُو النِّفَاقَ. ؎۲

''حضرت عتبہ بن عبد السلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا جہاد میں مارے جانے والے لوگ تین طرح کے ہوتے ہیں، ایک تو وہ مومن کامل جس نے اللہ کی راہ میں اپنی جان و مال کے ذریعہ جہاد کیا پھر جب دُشمن سے اُس

؎۱ مسند احمد ج ۳ ص ۸ ، مشکوۃ ص ۳۳۵ ؎۲ مسند دارمی ج ۲ ص ۲۷۲ ، مشکوۃ ص ۳۳۵

کی مڈبھیڑ ہوئی تو وہ (پوری شجاعت و بہادری کے ساتھ) لڑا یہاں تک کہ مارا گیا، نبی کریم ﷺ نے اُس کے بارہ میں فرمایا کہ یہ وہ شہید ہے جس کو (جہاد کی مشقتوں اور مصائب پر صبر کرنے کی آزمائش میں) مبتلا کیا گیا، یہ شہید (آخرت میں) عرش الٰہی کے نیچے اللہ کے خیمہ میں ہوگا (یعنی اُس کو اللہ تعالیٰ کا کمالِ قرب اور اُس کے حضور میں خاص درجہ حاصل ہوگا) اور انبیاء اُس سے صرف درجۂ نبوت میں زیادہ ہوں گے، دوسرا شخص وہ مومن ہے جس کے اعمال ملے جلے ہوں کہ اُس نے کچھ نیک عمل کیے ہوں اور کچھ بُرے عمل، اُس نے اپنی جان و مال کے ساتھ خدا کی راہ میں جہاد کیا پھر جب دُشمن سے اُس کی مڈبھیڑ ہوئی تو وہ (پوری بہادری و شجاعت کے ساتھ) لڑا یہاں تک کہ مارا گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اِس کے بارہ میں فرمایا اِس کی شہادت پاک کرنے والی ہے جس نے اِس کے گناہوں کو مٹا دیا ہے اور اِس میں کوئی شک نہیں کہ تلوار خطاؤں کو بہت زیادہ مٹانے والی ہے، یہ وہ شہید ہے کہ جس دروازہ سے جانا چاہے گا جنت میں داخل کیا جائے گا، اور تیسرا شخص منافق ہے کہ (اگرچہ) اِس نے بھی اپنی جان و مال کے ساتھ جہاد کیا اور جب دُشمن سے اُس کی مڈبھیڑ ہوئی تو خوب لڑا یہاں تک کہ مارا گیا لیکن یہ شخص دوزخ میں جائے گا کیونکہ تلوار نفاق کو نہیں مٹاتی۔''

حافظ میاں محمد رحمۃ اللہ علیہ .... بے نام مرید بامراد

حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید اوکاڑہ کے ایک گاؤں چک ۲۱ جیڈی کی مسجد میں امام و خطیب تھے، سن وفات ۱۸/ ذی الحجہ ۱۴۲۶ھ/ ۱۹/ جنوری ۲۰۰۶ء بروز جمعرات ہے ان کی وفات کے بعد جامعہ مدنیہ جدید کے فاضل اور شعبہ برقیات کے نگران مولانا محمد شاہد صاحب نے ان کے بارے میں درجِ ذیل خواب دیکھا وہ بتلاتے ہیں کہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قطبِ عالم حضرت مولانا سیّد حامد میاں رحمۃ اللہ علیہ کے مرید حافظ میاں محمد صاحب ولد عطا محمد صاحبؒ کی وفات کے چند دن بعد خواب میں دیکھ رہا ہوں کہ

''بہت بڑا مجمع لگا ہوا ہے اُس جمِ غفیر میں سے ایک منادی نے ایک آواز لگائی کہ ٹھہرو ابھی جنازہ نہ پڑھاؤ شام سے ابدال آرہے ہیں اُن کا انتظار کرو جب وہ پہنچ جائیں گے تب جنازہ شروع کرنا۔''

چنانچہ کچھ دیر بعد ایک جماعت کی شکل میں لوگ آئے اور پھر منادی نے آواز لگائی ''جنازہ شروع کرو شام کے ابدال آگئے ہیں'' جنازہ پڑھایا گیا تدفین کے بعد بندہ نے اُس مجمع میں سے ایک شخص سے پوچھا کہ ''جو شام سے ابدال آئیں ہیں وہ کہاں ہیں ؟ اُس شخص نے جواب دیا وہ دیکھو جو تمہارے سامنے لوگ تمہاری طرف آرہے ہیں وہی لوگ شام کے ابدال ہیں، چند لمحے میں وہ لوگ بندے کے پاس پہنچ گئے اُن سے مصافحہ کیا اور کچھ کلام کیا۔'' اس دوران بندہ بیدار ہو گیا۔

جامعہ مدنیہ جدید و مسجد حامدؒ

کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجیے

بانئ جامعہ حضرت اَقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمہ اللہ نے جامعہ مدنیہ کی وسیع پیمانے پر ترقی کے لیے محمد آباد موضع پاجیاں (رائیونڈ روڈ لاہور نزد چوک تبلیغی جلسہ گاہ) پر برلب ِسڑک جامعہ اور خانقاہ کے لیے تقریباً چوبیس ایکڑ رقبہ ۱۹۸۱ء میں خرید کیا تھا۔ جہاں الحمدللہ تعلیم اور تعمیر دونوں کام بڑے پیمانہ پر جاری ہیں۔ جامعہ اَور مسجد کی تکمیل محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اُس کی طرف سے توفیق عطاء کیے گئے اہلِ خیر حضرات کی دُعاؤں اور تعاون سے ہوگی۔ اِس مبارک کام میں آپ خود بھی خرچ کیجیے اَور اپنے عزیزواَقارب کو بھی ترغیب دیجیے۔ ایک اَندازے کے مطابق مسجد میں ایک نمازی کی جگہ پر دس ہزار روپے لاگت آئے گی، حسبِ استطاعت زیادہ سے زیادہ نمازیوں کی جگہ بنوا کر صدقۂ جاریہ کا سامان فرمائیں۔

منجانب

سیّد محمود میاں مہتمم جامعہ مدنیہ جدید و اَراکین اَور خدام خانقاہِ حامدیہ

خطوط، عطیات اور چیک بھیجنے کے پتے

سیّد محمود میاں ''جامعہ مدنیہ جدید'' محمد آباد 19 کلومیٹر رائیونڈ روڈ لاہور

فون نمبر : 35330310 - 42 - 92+ فیکس نمبر 35330311 - 42 - 92+

فون نمبر : 37726702 - 42 - 92+ فیکس نمبر 37703662 - 42 - 92+

موبائل نمبر 4249301 - 333 - 92+

جامعہ مدنیہ جدید کا اکاؤنٹ نمبر (0-7915-100-020-0954)MCB کریم پارک برانچ لاہور

مسجد حامد کا اکاؤنٹ نمبر (1-1046-100-040-0954)MCB کریم پارک برانچ لاہور

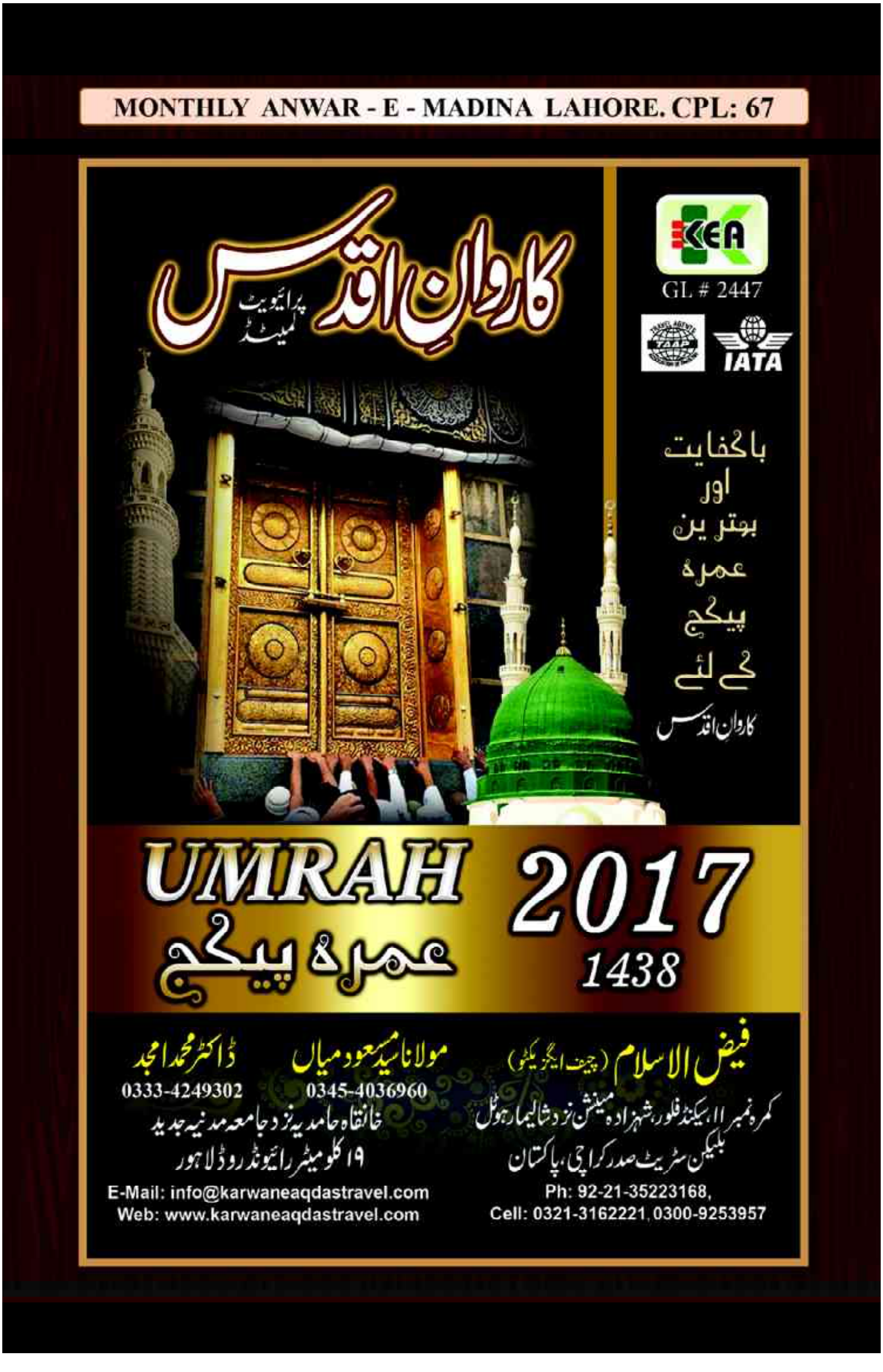
MONTHLY ANWAR - E - MADINA LAHORE. CPL: 67
کاروانِ اقدس
پرائیویٹ لمیٹڈ
KEA
GL # 2447
TAAP
IATA
باکفایت اور بہترین عمرہ پیکج کے لئے کاروانِ اقدس
UMRAH 2017
عمرہ پیکج
1438
فیض الاسلام (چیف ایگزیکٹو)
کمرہ نمبر ۱۱، سیکنڈ فلور، شہزادہ مینشن نزد شالیمار ہوٹل
بلیکن سٹریٹ صدر کراچی، پاکستان
Ph: 92-21-35223168,
Cell: 0321-3162221, 0300-9253957
مولانا سید مسعود میاں
0345-4036960
ڈاکٹر محمد امجد
0333-4249302
خانقاہ حامدیہ نزد جامعہ مدنیہ جدید
۱۹ کلو میٹر رائیونڈ روڈ لاہور
E-Mail: info@karwaneaqdastravel.com
Web: www.karwaneaqdastravel.com